انظر كيف فضلنا بعضهم على بعض وللآخرة أكبر درجات وأكبر تفضيلا

رسالہ قول جلی فی بیان قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ صنفہ عمدۃ العلما و زبدۃ الفقہا مولانا
محمد سعید خان صاحب مفتی دام فیوضاتہ کا بغایت فصیح و بلیغ عمیق و دقیق تھا نکتہ پرداز معنے طراز و

ایضاح افاد

۱۳

ارباب سخن جناب مولوی سید کاظم حسین صاحب کنتوری المتخلص بہ شیفتہ نے بنظر افادۂ عوام
پسند علام اس کا ترجمہ لفظی بہ نہایت سلاست کے ساتھ کر کے تاریخی نام رکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنای خدا و نعت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم و منقبت آل و اصحاب کرام و مدحت اولیای عظام کے
بعد کہتا ہی فقیر حقیر سراپا تقصیر امیدوار مغفرت رب کونین سید محمد کاظم حسین نقوی متخلص بہ شیفتہ
ابن مولوی سید خادم حسن مغفور متوطن قصبہ کنتور من مضافات شہر لکھنؤ وارد حال بلدہ میمنت بنیاد
حیدرآباد دکن کہ رسالہ مسمی بالقول الجلی فی معنی قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ مولفہ عالم باعمل فاضل بے بدل
جناب مولوی محمد سعید خان صاحب ساکن شہر مدراس مفتی مجلس عالیہ عدالت سرکار نظام کا میری
نظر سے گذرا چونکہ رسالہ موصوفہ کی عبارت فارسی و عربی ہی اور فی زمانا ہندوستان مین اردو کا
رواج زیادہ ہی اسلئے حقیر نے حسب تحریک بعض احباب دکن باوجود نقدان استعداد و قلت
فرصت اسکا ترجمہ سلیس اردو مین لکہا۔ اور اپنی طرف سے کسی قسم کی بیشی و کمی نہین کی اور نام تاریخی
اس رسالہ کا **ایضاح افادت** ۱۳۰۶ رکہا گیا۔ ناظرین اہل انصاف سے امید ہی اگر کہین سہو
یا غلطی ملاحظہ کرین اسکو درست فرمائین۔ حمد و صلوۃ کے بعد فرمایا فاضل موصوف نے کہ بعض
جاہل و نافہم لوگ قول **قَدَمِیْ ہٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ** مین جو زبان گوہرفشان

غوث صمدانی قطب ربانی محبوب سبحانی سیدنا شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے
نکلا تھا بہت غلو و افراط و تفریط کرتے ہین اور جو کوئی تخصیص زمانہ اور وقت کا قائل ہوتا ہے اُسکو
کافر و ملحد و فاسق و فاجر ٹھہراتے ہین لہذا یہ فقیر خادم اہل سنت و جماعت واسطے ہدایت عام
مومنین کے یہ رسالہ لکھکر مضمون کے خدمت مین ہدیہ و تحفہ کرتا ہی **فصل** معلوم ہو کہ تحصیل
سے پہلے معنے اس کلمہ کے مناسب ہی کہ معنی لفظ قطب کی ہم تحقیق کرین - یاد رکھنا چاہئے کہ شان
قطب مین کوئی حدیث منصوص نہین ہی لیکن ایک جماعۃ صوفیہ کرام نے اسکی تصریح کی ہے
شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ ۲۷۰ باب فتوحات مکیہ مین فرماتے ہین اما القطب
فهو عبد الله وعبد الجامع وهو المنعوت بجميع الاسماء تخلقا وتحققا وهو
مرآة الحق وهو مجلى النعوت المقدسة ومحل المظاهر الالهية وصاحب الوقت
وعين الزمان وسر القدر وله علم الدهور الى اخره لیکن قطب وہ عبد اللہ اور
عبد الجامع ہی اور وہ جمیع اسمائے الٰہیہ کے ساتھ ازروے تخلق و تحقق موصوف ہی اور وہ آئینہ حق سے
اور جلوہ گاہ صفات مقدسہ و محل مظاہر الٰہیہ ہی اور صاحب وقت و بزرگ زمانہ اور تقدیر کا
بھید ہی اور اُسکو علم زمانہ کا ہوتا ہی تا آخرہ مولانا عبد العلی بحر العلوم قدس سرہ شرح مثنوی شریف
مین فرماتے ہین قطب الاقطاب امام ہی اور اُسکے فیض سے عالم کی بقا ہی اور حضور اُسکا یعنی اسما
اور علم اسکا اللہ جل شانہ کے ساتھ کامل ہوتا ہی تمام اولیا جو اُس کے دائرہ مین داخل ہین اُس سے
فیض پاتے ہین - جو کوئی ولی کسیطرح کا تصرف کرتا ہی اُسکے فیض و مدد سے کرتا ہے
اور یہ سب اولیاء اللہ صف بصف بقدر اپنی مرتبون اور درجون کے اُسکے جناب مین
حاضر ہین اُس کا فیض ان سب پر بقدر مراتب ہوتا ہی اور یہ اولیا بمقدار اپنی مرتبون کی
اُس سے مستفیض ہوتے ہین اور ہر ولی اُسکی امداد سے بقدر اپنی مرتبہ کی تصرف کرتا ہی
انتہی - اور یہ بھی لکھا ہے کہ قطب وہ ولی ہے جو حضرت سرور کائنات محمد مصطفے صلے اللہ
علیہ وسلم کے قدم پر ہوتا ہی اور باطن اُسکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نائب ہے

اور تمام اولیا اوتاد و ابدال نجبا نقبا وغیرہم اسکے دائرۂ قطبیت مین داخل ہین ان سبکو
قطب ہی سے فیض پہونچتا ہی مگر افراد کہ قطب کے دائرہ سے خارج ہین انتہی - اور قطب الاقطاب
تمام اولیاء مین ایک ہوتا ہی اور اسکو قطب مدار وغوث بھی کہتے ہین - اور یہ قول شیخ اکبر کا ہی
چنانچہ ۲۷ باب فتوحات مین فرماتے ہین القطب لا یکون الا واحدا وھو الغوث
ایضا وھو سید الجماعة فی زماننا انتہی - قطب نہین ہوتا ہی مگر ایک اور وہی غوث
بھی ہے اور یہی سردار جماعت کا ہے اپنے زمانہ مین انتہے - بعض محققین کے نزدیک غوث
سوای قطب مدار کے ہی بعض امور مین قطب اس سے مدد چاہتا ہی اور قائم کرنے مناصب
ابدال مین اسکو بھی دخل ہی - جاننا چاہیے کہ ہر زمانہ مین تا قیام قیامت ایک قطب قائم رہیگا
کہ اسی سے عالم کا قیام ہوگا - اور اسکو خلوت خاص خدایتعالی سے رہتی ہے اور اسکی حیات
مین سواے اسکے دوسرے کو یہ مرتبہ حاصل نہین ہوتا ہی جب قطب زمان کی وفات ہوتی ہے
تو دوسرا اسکی جگہ پر قائم ہوتا ہی اور پہلے کی دعوت دوسرے کی دعوت سے منسوخ ہوتی
شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ ۲۵۵ باب فتوحات مین لکھتے ہین ومن خصائص
القطب ان یخلی باللہ تعالی وحدہ ولا یکون ھذہ المرتبة لغیرہ من
الاولیاء ابدا ثم اذا مات ذلک القطب الغوث انفرد اللہ تعالی بذلک
الخلوة لقطب اخر لا ینفرد قط بالخلوة لشخصین فی زمان واحد ابدا خصائص
قطب سے یہ بات ہی کہ تنہا اسیکو اللہ تعالی سے خلوت رہتی ہے یہ مرتبہ کسی دوسرے کو کبھی
حاصل نہین ہوتا ہی جس وقت وفات پاتا ہی یہ قطب غوث خاص کرتا ہی اللہ تعالی اس خلوت کو
واسطے دوسرے قطب کی اور ہمیشہ یہ خلوت واسطے دو شخصون کے ایک زمانہ مین کبھی
نہین ہوتی ہے اور فتوحات کے باب ۴۶۳ مین لکھا ہی ان لکل قطب یمکث فی
العالم الذی ھو فیہ علی حسب ما قدر اللہ عز وجل ثم تنسخ دعوتہ بدعوة اخری
کما تنسخ الشرائع بالشرائع واعنی بالدعوة ما الذلک القطب من الحکم والتاثیر

فی العالم ہر ایک قطب دنیا مین ٹہرتا ہے حسب قدر اللہ جل جلالہ نے مقدر کیا ہے مین بعد منسوخ
ہوتی اس کی دعوت دوسرے قطب کی دعوت سے جیسا کہ ایک شریعت منسوخ ہوتی ہے دوسری
شریعت سے اور مراد لیتا ہون مین اس قطب کی دعوت سے حکم اس کا اور تاثیر اس حکم کی عالم
مین انتہی - اللہ جل جلالہ قرآن مجید مین حضرت داود علی نبینا وعلیہ السلام کی نسبت ارشاد
فرماتا ہے یاداود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اے داود بتحقیق بنایا ہمنے تجکو نائب
وحاکم وخلیفہ زمین کا - مراد اس خلافت سے خلافت خاص زمانہ داود علیہ السلام کے ہے نہ خلافت
وحکومت دائمی وابدی - حدیث شریف مین حضرت امام مہدی علیہ السلام کے شان مین وارد
ہوا ہے فان فیہ خلیفۃ اللہ المہدی بتحقیق خراسان مین خلیفہ یعنی نائب اللہ تعالی کا
مہدی ہے - مولانا رومی قدس سرہ فرماتے ہین ع پس بہر دوری ولی قائم است تا قیامت
آزمایش دائم است - یعنی ہر زمانہ مین ایک ولی قائم ہے اور قیامت تک یہی قیام اس کا چلا گیا
مولانا بحر العلوم نے اسکے شرح یون لکھی ہے کہ مراد ولی سے قطب الاقطاب ہے انتہی -

فصل اول جب یہ معلوم ہوا کہ ہر زمانہ مین ایک قطب الاقطاب ہوتا ہے اور اسکے وفات
کے بعد اس منصب پر دوسرا قائم ہوتا ہے پس کلمہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کو
زبان قطب سے جاننا چاہیے - اور ہر زمانہ مین بعض اقطاب مامور بسکوت ہوتے ہین کہ انکو سوائے سکوت کے چارہ نہین ہے -
اور بعض مامور بگفتار ہوتے ہین کہ انکو سوائے گفتار یعنی اپنی اظہار کے چارہ نہین ہے اور یہی شخص مقام قطبیت مین
اکمل ہوتا ہے چنانچہ کتاب بہجۃ الاسرار مین ابو الحسن علی قرشی سے منقول ہے قیل لشیخنا ابی سعید القیلوی
وانا اسمع قال الشیخ عبد القادر قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی للہ بامر بل
قالہا بامر لا شک فیہ وہی لسان القطبیۃ ومن الاقطاب فی کل زمان
من یومر بالسکوت فلا یسعہ الا السکوت ومنہم من یومر بالقول فلا یسعہ الا
القول وہو الاکمل فی مقام القطبیۃ لان لسان الشفاعۃ سوال کیا
ہمارے شیخ ابی سعید قیلوی سے درانحالیکہ مین سامع تہا آیا کہا شیخ عبد القادر نے بحکم خدا تعالی

اس بات کو کہ یہ قدم میرا اوپر گردن ہر ولی اللہ کے ہی۔ میرے شیخ نے جواب دیا کہ کہا شیخ عبد القادر نے
اس کلمہ کو بحکم خدا تعالےٰ اور اس مین شک نہین ہی بلکہ یہ کلمہ شان قطبیت سے ہی اور ہر زمانہ مین بعض
قطب مامور بسکوت کئے گئے ہین ان کو سوای سکوت کی گزیر نہین اور بعض مامور بگفتار کئے گئے ہین
پس ان کو سوای گفتار کے سکوت کی طاقت نہین ہی اور یہی مقام قطبیت مین اکمل ہی اور سو سطیکہ
شفاعت کی زبان ہی انتہی۔ اس روایت سے ثابت ہوا کہ صدور اس کلمہ کا بوجہ قطبیت کے ہی
اور اقطاب مین تفاضل جائز ہی یعنی بعض افضل ہوتے ہین بعض سے۔ اور شیخ محی الدین عبد القادر
جیلانی رضی اللہ عنہ افضل و اکمل اقطاب سے ہین اسیوجہ سے فرمایا ہی قدمی ھذہ علیٰ
رقبۃ کل ولی للہ دوسری روایت بہجۃ الاسرار مین شیخ خلیفہ اکبر سے ہی وہ کہتے ہین رأیت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ قد قال الشیخ عبد القادر
قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ فقال صدق الشیخ عبد القادر و کیف لا و ھو
القطب وانا ارعاہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پس عرض کی مین نے
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق کہا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے یہ میرا قدم اوپر
گردن ہر ولی اللہ کی ہی پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سچا ہی شیخ عبد القادر شیخ
موصوف سچ کہتے ہین کیونکہ یہ بات نہ ہو حال یہ ہی کہ شیخ رضی اللہ عنہ قطب ہین اور ہم سب
ان کے نگاہ رکھنے والون یعنے ادب کرنیوالون مین ہین۔ کتاب مذکور مین یہ بھی روایت ہی
کہ تاج العارفین ابو الوفا قدس سرہ نے کہا ہی فوضع لہ رقاب الاولیاء فی عصرہ
اذ ھو قطبھم خم ہوگئین اسکے واسطے گردنین اس کے زمانہ کے اولیاء کے اسلئے کہ وہ
قطب ان سب کا تھا۔ ان روایات سے بھی صدور اس کلمہ کا بوجہ قطبیت کے ظاہر ہوتا ہی
چونکہ قطب اپنے وقت و زمانہ کا قطب ہوتا ہی پس یہ کلمہ بھی اسی زمانہ کے اولیا کے واسطے
مصدور ہے۔ اور اس کلمہ کے معنی و مقصود کے باب مین بہجۃ الاسرار مین شیخ ابو البرکات
بن صخر سے منقول ہی وہ کہتے ہین قلت لعمی الشیخ عدی بن مسافر ما معناھا

قال هی مفصحة عن مقام الفردیة فی وقته قلت فلکل وقت فرد قال لم یومر احد منهم ان یقول هذا القول سوی الشیخ عبد القادر قلت اوامر بقولها قال بلی فذا امر وانما وضعت الاولیاء کلهم رؤسهم لمکان الامر الا تری الی الملائکة لم یسجد والادم علیه الصلوٰة والسلام الا ورد الامر علیهم بذلک کہا مین نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر سے کہ اس کلمہ کے کیا معنی ہین جواب دیا شیخ عدی نے کہ یہ کلمہ مقام فردیت سے جو بوقت خود ہی خبر دیتا ہے اور اسکی تصریح کرتا ہے پہر کہا مینے کہ فرد تو ہر زمانہ مین ہوتا ہے مگر کسینے کبہی یہہ کلمہ نہین کہا شیخ عدی نے جواب دیا کہ سوای شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے کوئی فرد آجتک محکوم اور مامور نہین ہوا کہ یہہ کلمہ کہے پہر مینے پوچہا کہ آیا شیخ رضی اللہ عنہ یہ کلمہ کہنے سے محکوم ہوتے تہے شیخ عدی نے کہا کہ ہان بیشک حکم کیے گئے تہے اور اس زمانہ کے تمام اولیائ واسطے تعظیم بجا آوری اس حکم کے اپنے سرون کو جہکا دیا تہا۔ جسبات کو خیال کرو کہ ملائکہ نے جو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا وہ محض بصدور حکم الہی تہا کہ ان پر سجدہ کیواسطے حکم ہوا تہا انتہی جب کہ اس کلمہ سے فردیت کا اظہار مقصود ہوا تو اس روایت سے بہی تخصیص و تقیید ثابت ہوئی کہ فرد ہر زمانہ اور ہر وقت مین ہوتا ہے اور یہی سبب ہوا کہ اکابر اولیا نے تخصیص قدم کی اولیاے موجودہ زمانہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کی گردنونپر مراد لی ہے امام شعرانی نے کتاب لطائف المنن مین کہا ہے کان الشیخ عبد القادر الجیلی یقول قدمی هذا علی رقبة کل ولی للہ عز وجل یعنی من اهل عصره شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کہتے تہے کہ میرا قدم تمام اولیاء کے گردنونپر ہے یعنی ان کے زمانہ کے اولیاء کے گردنون پر۔ شیخ عبد الحق دہلوی قدس سرہ اخبار الاخیار مین احوال حضرت غوث پاک مین لکہتے ہین کہ تمام خلائق کے دلون مین آپکی ہیبت و عظمت سما گئی تہی اور ان کے دلون کو مسخر و فرمان بردار کر لیا تہا۔ اور

کسی ولی وقت کو ان کے دم قدم نے اپنی دائرۂ حکم سے باہر نہین چھوڑا تھا یہان تک کہ
اللہ جل شانہ نے ان کو کلمۂ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ کہنے پر مامور کیا
اور حکم دیا اور تمام اولیای وقت نے کیا حاضر کیا غائب کیا قریب کیا بعید کیا ظاہر
کیا باطن واسطے اطاعت وانقیاد کے اپنی سردن کو جھکا دیا دو سبب سے ایک بخوف مردود
ہوجانیکے دوسرے بطمع مراتب و درجات بڑہنے کے پس شیخ رضی اللہ عنہ اپنی وقت مین
قطب تھے انتہی۔ شارح فتوح الغیب مع شیخ رضی اللہ عنہ مین کہتے ہین وضع قدمہ
علی رقبۃ اولیاء وقتہ شیخ رضی اللہ عنہ نے اپنا قدم اولیاے وقت کے گردنونپر
رکھا تھا۔ انتہی بہجۃ الاسرار مین شیخ احمد دباس سے حضرت غوث الاعظم کے شان مین منقول
ہے۔ ان لھذا العجمی فی وقتہ قدم تعلو علی رقاب الاولیاء فی ذلک الوقت ولیومرن
ان یقول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ ولیقولن ولتوضعن رقاب
الاولیاء فی زمانہ بہ تحقیق واسطے اس عجمی یعنے شیخ رضی اللہ عنہ کے ایسا قدم ہوگا
کہ اولیاے وقت کے گردنون پر بلند کیا جائیگا اور مامور ہوگا یہ عجمی قدمی ھذہ علی
رقبۃ کل ولی للہ کہنے اور ہر آئینہ کہیگا اس کلمہ کو اور واسطے امتثال امر کے
جھک جائینگے گردنین اُن اولیا کی جو اُس وقت موجود ہون گی انتہی۔ اس کلام سے
توقیت سمجھی جاتی ہے اسلئے کہ دو تین جگہ پر وقت و زمانہ کے قید واقع ہوے ہین اور
خود حضرت غوث پاک سے بطور مخاطبۂ نفس بہجۃ الاسرار مین منقول ہے یا عبد القادر
لقد ارضیت اللہ ورسولہ بادبک کانی اریک ببغداد وقد صعدت
علی الکرسی متکلما علی الملاء وقلت قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی
للہ وکانی اری الاولیاء فی وقتک قد حنوا رقابھم اجلالا لک ای عبد القادر
بہ تحقیق راضی کیا تو نے اپنے ادب سے اللہ پاک اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو
مین دیکھتا ہون تجکو بغداد مین حالانکہ تو چڑھا ہے کرسی پر اور کلام کرتا ہے مردم سے اور اسکے

اور کہتا ہی میرا یہہ قدم تمام اولیا کے گردنون پر ہی اور تو دیکھہ رہا ہی اپنے اولیاء وقت کو کہ
تحقیق اُن سبنے واسطے تعظیم و اجلال و بجا آوری تیرے حکم کی اپنی گردنین جھکا دی ہین
انتہی۔ مصنّف اصل رسالہ کہتے ہین اس روایت مین ایک قصہ طولانی ہے اور یہہ روایت
اسبات پر دلیل ہی کہ بزرگون کے ساتہ ادب سے پیش آنا چاہیئے۔ اسیطرح بہجۃ الاسرار
کی اکثر روایتون مین قید وقت و زمانہ کی مذکور ہی جو تخصیص پر دلالت کرتی ہی۔ اور یہہ قید
احترازی ہی یعنی تعمیم سے احتراز ہی کہ وہ مراد نہین قید اتفاقی نہین ہی جیسا بعضون نے
گمان کیا ہی اسواسطے کہ اگر یہہ حکم ماقبل کے اولیاء پر جائز رکھا جاوے تو اصحاب کرام
رضی اللہ عنہم کو بھی شامل ہوگا جو بالاجماع حضرت شیخ رضی اللہ عنہ اور دوسرے اولیا سے
افضل و بہتر ہین۔ علاوہ اسکے شایقین مین بعض اجداد و مشائخ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ
کی ہین کہ بصورت تعمیم وہ سب اس حکم مین شامل ہوجاینگے کہ باعتبار حسن ادب مستثنی ہونا
متقدمین کا لازم ہی۔ اور مابعد زمانہ شیخ رضی اللہ عنہ مین حضرت امام مہدی علیہ السلام
ہین کہ جناب سرورکائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کی تشریف آوری کی بشارت
دی ہی اور خلیفۃ اللہ فرمایا ہی۔ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے مثل امتی مثل المطر
لایدری اولہم خیر ام اخرہم رواہ احمد والترمذی عن انس رضی اللہ عنہ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال میری امت کی مانند پانی کے ہی کوئی
نہین جان سکتا کہ پہلے اُن کی بہتر ہین یا پچھلے اُن کے بہتر ہین۔ روایت کی احمد و ترمذی نے
انس رضی اللہ عنہ سے انتہی۔ پس جائز ہی کہ جو متاخر ہی شیخ رضی اللہ عنہ سے وہ شیخ رضی اللہ عنہ سے
افضل ہو۔ **فصل دویم** واضح رہی کہ جسوقت یہہ کلمہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ
عنہ کے زبان سے نکلا تمام اولیاے کبار زمانہ کے جو اسوقت موجود تھے اپنی اپنی
گردنین جھکادین اور علامت خضوع و عاجزی کے ان پر ظاہر ہوئے اور سبب
جھکانے گردنون کے اُن کے دلون کا نور بڑھ گیا اور اُن کے علوم مین برکت و نعمت

زیادہ ہوی۔ اس مین بھید یہ تھا کہ شیخ رضی اللہ عنہ کی قطبیت کاملہ وبلندی شان
ورفعت مکان سے آگاہ ہوکر اُن کی انقیاد واطاعت سی سرسبز نہین پھرا اور یہی وجہ ہے
کہ اولیاء وابدال واوتاد بعد صدور اس کلمہ کے اسطرح تحیت ادا کرتے تھے السلام
علیک یا ملک الزمان ویا من السماء والارض مائدتہ واھل وقتہ کلھم
عائلتہ الخ سلام ہو تجھپر بادشاہ زمانہ کی اور اے وہ شخص کہ آسمان وزمین تیرے خوان
نعمت ہین اور جو تیرے وقت مین موجود ہین وہ سب تیرے روزی خوار ہین الخ پس
یہ سب مراتب اون لوگون سے متعلق ہین جو شیخ رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین موجود
تھے۔ متقدمین ومتاخرین کو اس مین کچھ دخل نہین ہے۔ بہجۃ الاسرار مین شیخ عقیل منبجی
قدس سرہ سے قطب وقت کے احوال مین منقول ہے کہ عنقریب ظاہر ہوگا یہان ایک جوان
شریف عجمی جو ہدایت وپند ونصیحت کرے گا بغداد کے لوگون کو وہ اپنے وقت کا قطب ہے
اور کہے گا میرا قدم تمام اولیا کے گردنون پر ہے پس جھکا دین گے اولیاء اپنی گردنین اسکی
تعظیم کے واسطے اگر مین اُسکے زمانہ مین ہوتا ضرور اپنا سر جھکا دیتا۔ انتہے۔ کتاب
محاکمہ صاویہ مین ہے ذکر السید آدم البنوری النقشبندی قدس سرہ
فی نکات الاسرار جری یوما فی مجلس الشیخ فرید گنجشکر قدس سرہ ذکر
قولہ محبوب سبحانی قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ تعالیٰ
لو کنت فی زمانہ لوضعت قدمہ علی حدقۃ عینی الخ انتہی ذکر کیا
سید آدم بنوری قدس سرہ نے نکات الاسرار مین کہ ایک دن مجلس شیخ فریدالدین
گنجشکر قدس سرہ کی مجلس مین ذکر ہوا کلام حضرت شیخ محبوب سبحانی رضی اللہ
عنہ کا کہ یہ قدم میرا اوپر گردن تمام اولیاء اللہ کے ہے پس فرمایا حضرت فریدالدین
گنجشکر قدس سرہ نے اگر مین ہوتا اُن کے زمانہ مین بتحقیق رکھتا مین قدم اُن کا
اپنے آنکھون کی تپلی پر انتہے۔ پس یہ دونو روایتین تعمیم کرنے والون پہ حجت ہین

اور کیا

اولیای ماقبل ومابعد اس حکم مین داخل نہین ہین اگر داخل ہوتی تو داخل ہونے کی تمنا وآرزو کیون کرتے۔ پس بعض اہل طریقۂ قادریہ جو اس کلمہ کے معنے مین تعمیم کرتے ہین اور شیخ رضی اللہ عنہ کی قدم کو اولیای اولین وآخرین کے گردنون پر خیال کرتے ہین اُن کے کلام کے سند کلام اولیای محققین سے ثابت نہین ہے۔ نہایت کار یہ ہے کہ صاحب زبدۃ الاسرار کا قول نہایت معتمد ومستند اُن کا ہے وہ لکھتا ہے لما ثبت انہ صادق فی قولہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی للہ وما مور بہ وھو عام فی کل فرد من الاولیاء لا دلالۃ فیہ علی تخصیص اھل الزمان جب یہ بات ثابت ہوی کہ شیخ رضی اللہ عنہ اپنے قول قدمی ہذہ الخ مین سچے ہین اور اس کہنے پر مامور کئے گئے ہین پس یہ قول عام وشامل ہے اولیا کے ہر فرد کو اور تخصیص اہل زمانہ پر دلالت نہین کرتا ہے انتہے۔ مصنف اصل رسالہ کہتے ہین کہ اس کتاب کو حضرت شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ کے طرف منسوب کیا ہے لیکن زبدۃ الآثار منتخب بہجۃ الاسرار شیخ موصوف سے معروف ومشہور ہے اور فہرست کتب مولفات شیخ موصوف واخبار الاخبار مین داخل ومسطور ہے۔ ودر صورتیکہ کتاب زبدۃ الاسرار شیخ موصوف کے تصنیفات سے صحیح ہو تو شیخ موصوف کے اقوال مین تعارض ہوگا جو کچھ ہمنے اوپر نقل کیا ہے۔ مگر وہ لوگ یہہ کہین کہ مراد شیخ کی لفظ قدمی سے قدم حقیقی نہین ہے بلکہ مجازاً تفوق مراد ہے اسواسطے کہ افضلیت واکملیت وتفوق کا ذکر اوپر ہوچکا ہے لیکن یہ امر قابل تسلیم نہین ہے کیونکہ اس مین وہ بات ہے جو لایق بحث ہے واللہ اعلم۔ تعمیم کرنے والون کے ایک اور روایت قابل غور ہے غلطی پر آگاہ کر دینے کے واسطے اس جگہ اسکی نقل کرتے ہین کہ ملا محمد صادق اورنگ آبادی کتاب خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب مین نقل کرتے ہین۔ سئل عن الخواجہ بہا والدین قدس سرہ عن قولہ رضی اللہ عنہ قدمی ہذہ ھل ھو

مخصوص باولیاء زمانہ قال کلا لا یفہم منہ التخصیص وشیخنا ابو یوسف
الہمدانی کان ممن وضعوا لہ رقابھم وبہاؤ الدین یقول قدمہ علی
عینی او علی بصر بصیرتی - سوال کیا گیا خواجہ بہاؤ الدین قدس سرہ سے کہ آیا
قول شیخ رضی اللہ عنہ کا قدمی ھذہ الخ مخصوص واسطے اولیاے موجودہ زمانہ
شیخ رضی اللہ کے ہی جواب دیا خواجہ بہاء الدین قدس سرہ نے کہ ہرگز اس قول سے
تخصیص نہین سمجھی جاتی ہی - اور ہمارے شیخ ابو یوسف ہمدانی اُن شخصون سے ہین
جنھون نے اپنی گردنین جھکا ئی تہین - اور خواجہ بہا ء الدین قدس سرہ کہتے تھے
کہ قدم شیخ رضی اللہ عنہ کا میرے آنکھون پر اور آنکھون کی بینائی پر ہے انتھے
مصنف اصل رسالہ کہتے ہین کہ ذکر اس قول خواجہ بہاء الدین کا ان کی کسی کتاب
مناقب وملفوظات مین نہین لکھا ہی معہذا اس روایت کے صحت مین کلام ہی اسلیے
کہ اہل تاریخ نے ذکر کیا ہی کہ شیخ ابو یوسف ہمدانی نے ۵۳۲ھ ہجری مین وفات پائی
اور یہہ کلام حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا جیسا کہ صاحب محاکمہ نے لکھا ہی
بتاریخ ساتوین رجب ۵۵۳ھ ہجری کین واقع ہوا ہے - پس شیخ ابو یوسف وقت
کہنے اس کلام کی زندہ نہ تہی تاکہ گردن رکہنے والون کی جماعت مین شامل وشمار
کیے جائین - بلکہ بہجۃ الاسرار مین لکھا ہی کہ شیخ رضی اللہ عنہ واسطے ملاقات ابو یوسف
ہمدانی کی گئی تھی - فرمایا شیخ رضی اللہ عنہ کہ انھون نے میرا تمام حال مجھسے بیان
کر دیا اور مجھپر سب مشکلین کہل گیئن اس وجہ سے شیخ موصوف حضرت غوث
الاعظم رضی اللہ عنہ کے شیوخ مین داخل ہوتے ہین - واللہ اعلم

فصل سیوم

جاننا چاہیے کہ یہ سب بحث وگفتگو اس صورت مین نفی کہ قدم کی
معنی حقیقی یعنے ایک عضو انسانی کی مراد لیجاتی بعض علما بخیال حسن ادب
ومناسب مرتبہ اس عارف عظیم الشان حضرت غوث الاعظم کے اُن کے کلام کو

اور صحیح یہ کہتے ہیں کہ اس جگہ لفظ قدمی حقیقی معنوں پر نہیں ہے بلکہ مجازی معنوں پر مستعمل ہے
یعنی طریقۂ حمیدہ یا عبادت عظیمہ یا ادب جمیل اور مانند اسکے مقصود ہے کتاب قلائد الجواہر
میں لکھا ہے قال الشیخ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ لانہ لا یعرف
عصرہ من کان یساویہ فی الجمع بین ہذہ الکمالات والغرض تعظیم شانہ
وہو بلا شک یستحق التعظیم وقال بعضہم القدم ہنا مجازی لا حقیقی لانہ
المناسب للادب والممکن عموم وقوعہ ویقال عن الطریقۃ قدم یقال
فلان علی قدم حمید ای طریقۃ حمیدۃ او عبادۃ عظیمۃ او ادب جمیل
ونحو ذلک والمعنی بہ ان طریقتہ وقربہ وفتحہ اعلی طریق وقرب فی حالۃ
انتہائہ واما القدم الحقیقۃ فاللہ اعلم انہ غیر مراد الشیخ لعدم مناسبتہ
من وجوہ منہا ما سلف من رعایۃ الادب الذی یبنی علیہ الطریق کما
اشار الجنید رضی اللہ عنہ وغیرہ ومنہا ان المناسب لمقام ہذا العارف
الولی العظیم الشان اخذ کلامہ علی افضل واقعد ما یمکن صرفہ الیہ واولی
ما یکون فی ذلک ما ابتدی بتقریرہ واما ما قیل فی ذلک من قول بعضہم
قدمای ونحو ذلک فاللہ اعلم بہ ہذا ما ظہر واللہ اعلم بالخفیات ترجمہ
حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے جو یہ فرمایا کہ میرا قدم سب اولیاء کے گردنوں پر ہے
اس کا سبب یہ تھا کہ آپ اپنے وقت میں جمع ہونے کمالات میں کسیکو اپنا برابر نہیں جانتے تھے
اور غرض اس قول سے محض تعظیم و بزرگی اپنے مرتبہ کی تھی اور بلا شبہ آپ مستحق ہر گونہ
تعظیم کے تھے۔ اور بعضوں نے کہا ہے اس مقام پر قدم حقیقی مراد نہیں ہے بلکہ مجازی مراد ہے
اسواسطے کہ ادب کے ساتھ مناسب ہے اور عموم وقوع اس مجاز کا ممکن ہے۔ اور قدم سے
طریقہ مراد لیا جاتا ہے محاورہ عرب میں بولتے ہیں کہ فلان شخص قدم حمید پر ہے یعنی اچھے
طریقہ پر ہے یا عبادت عظیمہ یا آداب نیک اور مثل اسکے۔ اور مقصود قدم سے یہ ہے

کی طریقہ وقرب کشائش شیخ رضی اللہ عنہ کا بحالت انتہا برترین طریق وقرب وکشائش تھا
سکے ہے لیکن قدم حقیقی پس اللہ دانا تر ہے کہ شیخ رضی اللہ عنہ کی مراد ان میں سے کسی تھی دو معنے
ایک یہ کہ مراد ذات ادب جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے ہونی چاہیے چنانچہ حضرت جنید رضی اللہ عنہ
وغیرہ نے بیان کیا ہے۔ دوسری یہ کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مرتبہ عظیم الشان کے
مناسب یہ ہے کہ ان کے کلام سے بہت فصیح معنے مراد لئے جاویں جن میں حصر ممکن نہ ہو
یعنے عموم ہو اور یہ اولیٰ ہے نسبت ان معنوں کے جن میں حصر ہو اور تاویل سے ظاہر ہوں
اور بعض نے کہا ہے کہ اس کلام میں لفظ قدمای اور مانند اس کے واقع ہے پس اللہ تعالیٰ
اس کا دانا تر ہے ظاہر اور مشہور تو قدمی هذه ہے اور اللہ بڑا جاننے والا ہے پوشیدہ
چیزوں کا انتہیٰ۔ اس قول سے ظاہر ہوا کہ قدم یا بمعنے حقیقی ہے جو ان کے اولیای عصر کے
گردنوں پر ہے یا بمعنی طریقہ وغیرہ کے مجازی ہے اس صورت میں اگر کوئی بلحاظ ادب اس کے
مجازی معنی کہے یا اولیائے زمانہ شیخ رضی اللہ عنہ کے لئے مخصوص کرے شرعاً کوئی
محذور لازم نہیں آتا ہے ورنہ موجب امر شنیع کا ہوگا جس پر فسق وکفر کا حکم دیا جاوے نعوذ باللہ
میر محمد صادق اورنگ آبادی نے محاکمہ صادقیہ میں دوسری راہ اختیار کی ہے وہ کہتے ہیں
المتکلم به هو الله تعالى كما اشار اليه قول الشيخ ماجد الكردي والشيخ مطر
الباذرائي رضي الله عنهما حيث قالا كما قال الشيخ عبد القادر رضي الله عنه
قدمي هذه على رقبة كل ولي لله لم يبق لله ولي في الارض فبذلك
الوقت الا حنى عنقه تواضعا لله تعالى ولم يقولا تواضعا له ففيه اشارة
خفية الى انه تعالى كان هو المتكلم به كما في شجرة موسى عليه السلام وقد
تقدم ما في بهجة الاسرار ونفحات الانس من انه تعالى كان متجليا على قلبه
في ذلك الوقت ولما تجلى الرب عليه اضمحل ظلام بشريته واثبته تجلي
نوره فيه وغلبة ظهوره به كما هو مقتضى قرب الفرائض المعبر عنه بكون

الحق فاعلا وکون العبد آلہ فصار ھو اللہ تعالیٰ متکلماً بلسانہ رضی اللہ
عنہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ ترجمہ متکلم اس کلام کا اللہ جل شانہ ہی
جیسا کہ قول شیخ ماجد کردی و شیخ مطر باذرانی قدس سرہما کا اس طرف اشارہ کرتا ہی وہ دونو
بزرگ فرماتے ہین کہ جسوقت کہا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے میرا قدم تمام اولیا کی
گردنون پر ہی اُسوقت باقی نرہا زمین پر کوئی ولی جسنے اپنی گردن نجھکائی ہو واسطے عاجزی
کرنے کے اللہ کی درگاہ مین ۔ پس اس مین پوشیدہ اشارہ یہ ہی کہ مانند آتش درخت موسیٰ
علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ اس کلام کا متکلم ہے اسواسطے کہ کہا اُن دونون بزرگون نے
تواضعا للہ اور نہ کہا تواضعا لہ ۔ اور بہجۃ الاسرار و نفحات الانس سے اور بیان ہوا ہے جبکہ
متجلی ہوتا خدا تعالیٰ کا اُسوقت شیخ رضی اللہ عنہ کے دل پر پس جسوقت متجلی ہوا خدا تعالیٰ
اُسپر سست و مضمحل ہوگئین تاریکیان بشریت کی اور لے لیا شیخ رضی اللہ عنہ کو تجلی نور خدا
نے بیچ اپنے اور بسبب نور کی غالب ہوا ظہور خدا تعالیٰ کا شیخ رضی اللہ عنہ پر جیسے یہ بات فرض
فرائض مین ہوتی ہی کہ اللہ جل جلالہ فاعل ہوتا ہی اور بندہ ادائے فرائض کا آلہ ہوتا ہی
پس اللہ تعالیٰ ہی تہا کلام کرنے والا شیخ رضی اللہ عنہ کی زبان سے کہ یہ میرا قدم تمام
اولیا کی گردن پر ہی انتہیٰ ۔ مصنف اصل رسالہ کہتے ہین کہ یہ تاویل عند میر محمد صادق کا کر
کلام محققین سے ثابت نہین ہی اور قول ان کا تواضعا للہ بہی نسخہ کی غلطی ہے اس لئے
کہ نسخہ بہجۃ الاسرار وغیرہ مین تواضعا لہ لکہا ہی اور صاحب مناقب نے ترجمہ اس کا
فارسی مین (برای فروتنی از روے اعتراف بمرتبہ وی) لکہا ہی اور مراد قدم مین جو میر محمد صادق نے
لکہا ہی کہ معنی قدمی ھذہ کے یہہ ہین کہ یہ مرتبہ و مقام میرا جسمین مین ہون وہ مقام فردیت
و محبوبیت کا ہی جو جملہ اولیا وقت کے مراتب و درجات پر فائق ہی اسطرح پر کہ ہر کسر درجہ کا ہی
اُن سب اولیا کا وہ اعلیٰ درجہ ہی باعتبار ظاہر شکل و قدم بہ تبہ کے ۔ مصنف اصل
رسالہ کہتے ہین کہ اس تاویل مین جمیع اولیاے وقت کی مدارج پر فوقیت مراد لینی چاہیے

نہ اولیا کی اولین و آخرین پر اسواسطے کہ نادانستہ کو دانستہ جانتا ہی اور کلام منصوص و مدلل نہین ہی کہ بزرگون سے ثابت ہوا ہو واللہ اعلم

فصل چہارم

مصنف رسالہ کہتے ہین کہ دیکھا مین نے کتاب صواعق علی النواعق مولفہ قسشیخ الامام علامہ الہمام حافظ العصر وحید الدہر مولانا جلال الدین عبدالرحمن سیوطی رحمہ اللہ عنہ مین کہ وہ فرماتے ہین ومن ذلک ما یوثر عن الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ انہ قال قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ وانہ کان یقول انا سیاف انا قتال فمن ساء فلیجرب وقولہ انا بلبل الافراخ املاء دوحہا طربا وفی العلیا باز اشہب اور ایسیطرح جو نقل کیا گیا ہی شیخ عبد القادر گیلانی رضی اللہ عنہ سے کہ قدم میرا کل اولیا کے گردنون پر ہی یا قول انکا مین بڑا تلوار مارنے والا ہون مین بڑا قتل کرنے والا ہون جو شخص چاہی آزمایش کرے یا قول ان کا مین فصیح بلبل ہون میرا مقام طوبے کی شاخون سے بلند ہی۔

بعد اسکے سیوطی علیہ الرحمہ نے چند اقوال دوسرون کے مانند اقوال مذکورہ بالا لکھکر وجہ تخصیص معانی اسطرح پر بیان کیا ہی اطبق المحققون علی ان مثل ھذہ العبارۃ اذا اطلقت انما تنصرف الی اھل عالم القائل او المقول فیہ او الی اھل زمانہ فقط ولا یدخل فیھا اھل عالم اخر ولا اھل زمان اخر ومنھم من جعل ذلک اصطلاحا ومنھم من قال ھو موکول الی تخصیص العقل وحاصلہ انہ من العام المراد بہ الخصوص الذی تقرر بیانہ وعلم فی اصول الفقہ وذکروا لذلک امثلۃ وشواھد منھا قولہ تعالی یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین۔ اطبق العلماء من المفسرین وغیرھم علے ان المراد علے عالمی زمانھم اذ من المقطوع بہ انھم لم یفضلوا علی من تقدمھم من الانبیاء ولا من جاء بعدھم منھم ولا علے امۃ

نبينا صلى الله عليه وسلم ولا على من كان فى زمانهم من غير عالميهم كالملائكة المقربين والمكروبين كجبريل وميكائيل واسرافيل وملك الموت ومنكر ونكير قال الطيبى فى حاشية الكشاف العالم اذا اطلق يبادر الذهن الى السماء والارض وما بينهما عرفا لانه المشاهد دون ما غاب عن الابصار مما فى سائر الملكوت **ومنها** قوله تعالى قال اغير الله ابغيكم الها وهو فضلكم على العالمين قال الشيخ سعد الدين فى حاشية الكشاف اى على جميع من سواكم الا ما يخصصه العقل من الانبياء والملائكة **ومنها** قوله تعالى ولقد اخترناهم على علم على العالمين قال العراقى فى تفسيره حدثنا ورقاء عن ابن ابى نجيح عن مجاهد فى قوله تعالى ولقد اخترناهم على علم على العالمين قال فضلناهم على من بين ظهرهم اخرجه ابن جرير وابن المنذر وابن ابى حاتم فى تفاسيرهم وقد قال الامام الشافعى رضى الله اذا جاءك التفسير فحسبك به وقال عبد ابن حميد فى تفسيره حدثنا عن قتادة فى قوله تعالى ولقد اخترناهم على علم على العالمين قال اخترناهم على العالم الذى كانوا فيه ولكل زمان عالم **ومنها** قوله تعالى واذ قالت الملئكة يا مريم ان الله اصطفيك وطهرك واصطفيك على نساء العالمين اخرج ابن ابى الدنيا عن السدى فى قوله تعالى واصطفيك على نساء العالمين قال على نساء ذلك الزمان الذى هى فيه **ومنها** قوله تعالى ريح فيها عذاب اليم تدمر كل شئ بامر ربها اطبق العلماء على ان هذا من العام المراد به الخصوص لانها لم تدمر الملئكة ولا العرش ولا الكرسى ولا السموات ولا الارض ولا الجبال ولا بقية من كان فى الارض من البشر سوى عاد **ومنها** قوله تعالى انى وجدت امرأة تملكهم واوتيت من كل شئ اطبقوا على ان المراد من كل شئ يوتاه جنسها من الملوك لا من كل شئ

على الاطلاق فانهما اوتوتون ما اوتيه سليمان عليه السلام **ومنها** قوله تعالى الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم **وقوله تعالى** ام يحسدون الناس على ما اتهم الله من فضله **وقوله تعالى** ثم افيضوا من حيث افاض الناس كلها من العام المراد به الخصوص **ومنها** قوله تعالى لا اله الا هو خالق كل شئ اجمعوا على انها مخصصة بالعقل فان الذات المقدسة والصفات الشريفة لجل جلاله غير داخل فى هذه الآية **ومنها** كل شئ هالك الا وجهه اطبقوا على تخصيص منها العرش والكرسى والجنة والنار وما فيها والارواح اوموّلة **ومنها** قوله صلى الله عليه وآله وسلم ارايتم ليلتكم هذه فان على راس مائة سنة منها لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الارض احد اخرجه البخارى اطبقوا على ان هذا الكلام خاص بمن هو فى عالم الشهادة الذى هو بين ظهر الناس دون من هو فى عالم الغيب كالخضر والياس ان ثبت وجودهما وكابليس ومن عمر من الجان قال ابن الصلاح فى فتاويه الحديث فيمن يشاهده الناس ويخالطونه لا فيمن ليس كذلك قال النووى احتج بهذه الاحاديث من شذ من المحدثين فقال الخضر ميت والجمهور على حياته ويتاولون هذا الحديث على انه كان على البحر لا على الارض او انها عام مخصوص وقال الحافظ ابن حجر فى شرح البخارى الحديث مخصوص بغير الخضر كما اخص منه ابليس بالاتفاق **ومنها** قوله صلى الله عليه وسلم ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء اصدق لهجة من ابى ذر اخرجه ابن ابى شيبة من حديث ابى هريرة وابى الدرداء فهذا من العام المراد به الخصوص قطعا لانه لا سبيل الى دخوله صلى الله عليه وسلم وسائر الانبياء فى هذا العموم ولا الخضر ان سلم وجوده **ومنها** ما اخرجه ابن ابى شيبة فى المصنف قال

حدثنا شريك عن ابي اسحق عن عاصم بن ضمرة قال خطب الحسن بن علی رضی الله
عنهما حين قتل علی رضی الله فقال لقد كان بين اظهركم رجل قتل الليلة
لم يسبقه الاولون بعلم ولا يدركه الآخرون كان النبی صلی الله علیه وسلم
اذا بعثه فی سرية كان جبريل عن يمينه وميكائيل عن يساره فلا يرجع حتى
يفتح الله عليه وقال حدثنا عبد الله بن نمير عن اسمعيل بن ابي خالد
عن هبيرة بن مريم قال سمعت الحسن بن علی رضی الله عنهما قال خطبنا
الناس فقال يا ايها الناس لقد فارقكم امس رجل ما سبقه الاولون ولا يدركه
الآخرون وقال ثنا وكيع عن اسرائيل عن عمرو بن حُبشی قال خطبنا الحسن بن
علی رضی الله عنهما بعد وفاة علی فقال لقد فارقكم رجل بالامس لم يسبقه
الاولون بعلم ولا يدركه الاخرون فهذا الكلام من الحسن ابن بنت النبی صلی الله
عليه وسلم من العام المراد به الخصوص قطعًا فان العقل يخص من لفظ الاولين
سيد المرسلين صلی الله عليه وسلم وسائر الانبياء وجبرئيل الجائی بالوحی
وسائر الملئكة على الجميع صلوة الله وسلامه فلم يقصد الحسن تفضيل
ابيه فی العلم على احد من هؤلاء ولا مساواته له معاذ الله بل ولا قصد تفضيله
على ابی بكر وعمر رضی الله عنهما وانما اراد من سوى هؤلاء لا يمترى فيه الك
عاقل وكذلك يخص من قوله ولا يدركه الآخرون عيسى بن مريم عليهما السلام
وكل هذا موكول الى تخصيص العقل لا يحتاج الى التصريح به اذ لا يمتری
فيه عاقل وانما يتوهم دخول مثل ذلك فی اللفظ من اشتدت مراقبته فی
الجهل ولم يكن له خبرة باساليب الكلام ولا اطلاع عن عبارات العلماء وتحقيقها
ولا علم بقواعد اصول الفقه وعلوم البلاغة ومن هو بهذه المثابة لا يلتفت
الى توهماته الفاسدة بل يترك وهذيانه ينعق مع الناعقين بل ينهق مع الناهقين

ومن ذلك قول الامام الشافعي رضي الله تعالى عنه ـ ولولا الشعر بالعلماء
يزري ؛ لكنت اليوم اشعر من لبيد ؛ ولولا خشية الرحمن ربي ؛ حسبت الناس
كلهم عبيدي ـ فهل يتوهم عاقل قط ان عبارة الامام الشافعي هذه يدخل
فيها احد من مشائخه كمالك وسفيان ومسلم بن خالد الزنجي او من قبلهم
كالاوزاعي وابي حنيفة فضلا عن التابعين فضلا عن الانبياء صلوات الله
عليهم معاذ الله لا يتوهم هذا الا جاهل كل الجهل احمق مختل العقل لم يلم
بشيء من العلم ولا نور الله قلبه بشيء من نور الحكمة ومن ذلك اطباق الناس
في كل عصر على التلقيب بجلال العلماء وفقيه الفقهاء لمن يكون اعلم اهل عصره
واول من لقب بذلك سعيد بن المسيب لانه اعلم التابعين بالاجماع وقد لقب
بذلك في القرن الاول في حياة خلق من الصحابة وكبار التابعين فلم ينكر
ذلك احد ومن ذلك تلقيبهم الامام الشافعي رضي الله عنه بامام الائمة
ولم يعترض ذلك احد بان يقول هذه العبارة تدخل تحتها ابو بكر وعمر و
عثمان وعلي وغيرهم من الصحابة والتابعين رضي الله تعالى عنهم يعلمهم بان ذلك
خاص بزمانه فما بعده ومن ذلك التلقيب بقاضي القضاة بكل بلد
شرقا وغربا يوليهم هو من تحت يده وهذا هو معنى هذا اللقب بحيث
كان يقال لقاضي القضاة هي الخلافة الصغرى واول من لقب بهذا
اللقب ابو يوسف صاحب ابي حنيفة وكانت الائمة متوافرين في عصره
ولم ينكر ذلك احد حتى جاء من تاخر فتوقف فيه لما سيذكر ومن ذلك
التلقيب باقضى القضاة لامثل زمان قاضي القضاة واول من لقب
بذلك ابو الحسين الماوردي صاحب الحاوي الكبير من ائمة اصحابنا
فاعترض عليه بعض اهل عصره بان هذا اللفظ يشبه احكم الحاكمين

فیدخل فیه الباری جل جلاله وکذا قاضی القضاة لانه وصف نفسه بالقضاء فی غیر ما کقوله تعالی یقضی بالحق وقضی ربک وقضینا الی بنی اسرائیل - ان ربک یقضی بینهم بحکمه وفی الحدیث فی دعائه صلی الله علیه وسلم یا قاضی الامور ویدخل فیه ایضا کل قاض تقدم من الانبیاء والصحابة فمن بعدهم فلم یلتفت الماوردی الی المنکر بل استمر علی التلقیب به. واجاب هو والمحققون من علماء عصره بان مثل هذا اللفظ اذا اطلق انما ینصرف عرفا الی اهل عالمه وزمانه فقط وتعرض الامام ناصر الدین بن المنیر احد ائمة المالکیة لذلک فی کتابه الانتصاف فقال متعقبا علی من انکر فقال قد اطلق علی علی رضی الله عنه قال فلا حرج ان یطلق علی اعدل قضاة الزمان اذ الاتقاهم او اعلمهم قاضی القضاة واقضی القضاة ای فی زمنه وبلده قال الشاعر وکل قرن ناجم فی زمن ؛ فهو سبیه زمن فیه بدا - انتهی ومن ذلک التلقیب بوزیر الوزراء او سید الامراء او کافی الکفاة وداعی الدعاة ونقیب النقباء وقائد القواد وغیر ذلک مما کان قدیما ولم ینکره الائمة فی الاعصار نظرا الی شمول اللفظ اعتمادا علی ان ذلک مخصوص بالعقل ومنصرف الی اهل العصر الملقب به دون من تقدمه من الصحابة وغیرهم - وقد قاموا فی الانکار علی من اراد من الملوک ان یلقب بشاهنشاه وافتی الماوردی بتحریمه لورود الحدیث الصحیح بالمنع منه وکان من اکبر اصدقاء هذا الملک شکوه الملک علی ذلک وقال له انا اعلم انک لو حابیت احدا فی الحق لحابیتنی وعارضه الحاد بانه تلقب باقضی القضاة وهو نظیر ما منع منه فلم یلتفت الی معارضتهم والله تعالی اعلم بالصواب

اجماع و اتفاق کیا ہی محققون نے اس بات پر کہ جب ایسی عبارتین بولے جائینگے تو ان سے اہل عالم جو سب لکھنے والے ہین یا وہ کہ جنکے حق مین کہا گیا ہی یا وہ اہل زمانہ جو کہنے والے کے وقت مین موجود مراد ہونگے دوسرے عالم کی یا دوسرے زمانہ کے لوگ مقدم ہون یا موخر مراد نہونگے بعض عالمون نے یہی اصطلاح مقرر کی ہے اور بعض عالمون نے بتخصیص عقل حوالہ کیا ہی یعنی عقل خود خاص کریگی اور حاصل یہ ہی کہ اکثر عام سے خاص مراد ہوتا ہی جیسا کہ علم اصول فقہ مین یہ مسئلہ شواہد و امثلہ کے ساتھ بیان ہوا ہی۔ چنانچہ ایک مثال اسکی یہ قول اللہ تعالی کا ہی یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علے العالمین ترجمہ ای بنی اسرائیل یاد کرو نعمت میری وہ جو انعام کی مین نے اوپر تمہارے اور یہ تحقیق مین نے بزرگی دی تمکو اوپر عالمون کے۔ علماے مفسرین وغیرہم کا اجماع ہی کہ عالمین سے مراد موجودین زمانہ بنی اسرائیل ہین اسلیئے کہ ان کی فضیلت و بزرگی انبیای متقدمین یا انبیای متاخرین پر جو زمانہ بنی اسرائیل کے بعد مبعوث ہوے ہین یا امت مرحومہ ہماری رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر یا ان اشخاص پر جو سوای عالم دنیا کی ان کے زمانہ مین موجود تھے مثل جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام و منکر نکیر وغیرہم فرشتون پر نہین ہو سکتی۔ طیبی نے حاشیہ تفسیر کشاف مین کہا ہے کہ لفظ عالم جسوقت بولا جائیگا ذہن مین یہی آئیگا کہ زمین و آسمان اور وہ چیز کہ درمیان ان دونو کے ہی مراد ہی اور جو نظر سے غائب ہی وہ ملکوت مین داخل ہے دوسرا قول اللہ تعالی کا ہی قال اغیر اللہ ابغیکم الٰہا وھو فضلکم علے العالمین ترجمہ کہا کیا سواے خدا کی چاہون مین واسطے تمہاری معبود اور اسنے بزرگی دی تمکو اوپر عالمون کے۔ کہا شیخ سعد الدین نے حاشیہ کشاف مین کہ بزرگی دی خدا تعالی نے تمکو اوپر سب ان لوگون کے کہ سواے تمہارے ہین مگر وہ لوگ جنکو عقل خاص کرے جیسے ملائکہ و انبیا علیہم السلام۔ یہ تخصیص عقل کی مثال ہی تیسرا قول خدای تعالی کا ہی

ولقد اخترناھم علی علم علی العالمین ترجمہ اور تحقیق پسند کرلیا ہمنے اُن کو اوپر علم کے اوپر عالمون کے۔ امام غزالی نے اپنی تفسیرین وقار سے اور وقار نے ابن ابی نجیح سے اور ابن ابی نجیح نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ بزرگی دی ہمنے تمکو اوپر اُن لوگون کے کہ سامنے تمہارے موجود ہین یعنے تمہارے زمانہ مین ہین اور اس بات کو روا ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیرون مین بیان کیا ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ جس وقت مجاہد سے کسی آیت کی تفسیر بیان ہو تو وہ کافی ہے اور کہا عبد ابن حمید نے اس آیت کی تفسیر مین کہ فرماتے ہین قتادہ رضی اللہ عنہ عالم سے وہ عالم مراد ہے جسمین وہ لوگ تھے اور ہر زمانہ کے لیے ایک عالم ہوتا ہے یعنے موجودین ہر زمانہ پر کہا جاتا ہے عالم و عالمیان۔ چوتھا قول خدا تعالی کا ہے واذ قالت الملئکۃ یا مریم ان اللہ اصطفیک وطھرک واصطفیک علی نساء العالمین ترجمہ اور جسوقت کہا فرشتون نے ای مریم تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا تجکو اور پاک کیا تجکو اور برگزیدہ کیا تجکو اوپر عورتون عالمون کے روایت کی ہے ابن ابی الدنیا سدی سے کہ کہا سدی نے برگزیدہ کیا مریم کو خدا تعالی نے عورات موجودہ زمانۂ مریم پر پانچوان قول خدای تعالی کا ہے ریح فیہا عذاب الیم تدمر کل شئ بامر ربہا ترجمہ ہوا ہے بیچ اسکے عذاب درد دینے والا۔ ہلاک کرتی ہے ہر چیز کو ساتھ حکم پروردگار اپنے کے۔ اجماع کیا ہے علماء نے اس بات پر کہ یہہ آیت عام ہے اور خاص مراد لیا گیا ہے اسواسطے کہ ملائکہ و عرش و کرسی و آسمان و زمین اور پہاڑ اور وہ لوگ جو باقی تھے زمین پر آدمیون سے سوائے قوم عاد کے ہلاک نہین ہوسے چھٹا قول خدا یتعالے کا ہے انی وجدت امرأۃ تملکھم واوتیت من کل شئ ترجمہ تحقیق مینے پایا ایک عورت کہ بادشاہی کرتی ہے اُن کی اور دی گئی ہے ہر چیز سے۔ اجماع کیا ہے مفسرین نے اس بات پر کہ یہان مراد من کل شئ سے وہ چیز ہے جو بادشاہون کو بطور متعارف دیجاتی ہے

نہ مطلق شئی اسواسطے کہ جو چیز بادشاہی مین حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کو
عطا ہوئی وہ اسکو نہین دیگئی مثال تسخیر جن و دیو و ہوا و وحش وطیر وغیرہ ساتوان
قول خدایتعالی کا ہی الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم اور قول اللہ تعالی کا
ام یحسدون الناس علی ما اتٰھم اللہ من فضلہ اور قول اللہ تعالی کا ثم
افیضوا من حیث افاض الناس ترجمہ جو لوگ کہ کہا واسطے انکے لوگون نے کہ
لوگ بتحقیق اکٹھا ہوتے ہین واسطے تمہارے۔ کیا حسد کرتے ہین لوگون کا اوپر اُس
چیز کے کہ دیا ہی اُن کو اللہ نے فضل اپنے سی پہر پہرو جہان سے پہرتے ہین لوگ
یہہ سب اقوال عام ہین اور مراد اُن سے خاص ہی آٹھوان قول خدایتعالی کا ہی لا الٰہ
الا ھو خالق کل شئی ترجمہ نہین کوئی معبود مگر وہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا۔ مفسرین کا
اجماع ہی کہ آیت مخصص بعقل ہی اسلئے کہ ذات جناب باری تعالی اور صفات شریفہ اسکی
آیت مین داخل نہین ہین نوان قول خدایتعالی کا ہی کل شئی ھالک الا وجہہ ترجمہ
ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات اسکی۔ اتفاق کیا ہی علمانے اسبات پر کہ خاص
کئے گئے ہین اس آیت سے عرش و کرسی اور بہشت و دوزخ اور جو اُن مین سے
اور روحین کہ یہ سب چیزین ہلاک سے محفوظ ہین دسوان ارشاد آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کا ہی ارائیتم لیلتکم ھذہ فان علی رأس مائۃ سنۃ منہا لا یبقی ممن
ھو الیوم علی ظھر الارض احد ترجمہ کیا خبر دون تم کو رات کو تمہاری جو یہہ ہی پس تحقیق
اوپر سر صدی کے اُس سے نہین باقی رہے گا ان مین سے کہ وہ آج کے روز اوپر
زمین کی ہی کوئی۔ روایت کی اس حدیث کی بخاری نے۔ محدثین کا اجماع ہے کہ
یہ ارشاد مبارک خاص اُس شخص کی نسبت ہی جو عالم شہادت مین موجود ہو کر آدمیون پر
ظاہر ہو کہ وہ شخص جو عالم غیب مین ہو جیسے حضرت خضر و حضرت الیاس علیہما السلام
بشرطیکہ موجود ہونا اُن کا ثابت ہو یا ابلیس اور جنون سے وہ شخص جو زیادہ عمر رکھتا ہو

کہا ابن صلاح نے اپنی فتاوی میں کہ یہہ حدیث نسبت اس شخص کے ہی جسکو آدمی نہ دیکھیں
اور ہیں سے خلاملا رکہیں اور جو شخص ایسا ہو وہ اس حدیث کا مصداق نہیں ہے۔ امام نووی
نے کہا ہی کہ ایک محدث جسکو شاذ کہنا چاہیے ان احادیث سے حجت لاکر طنزاً کہتا ہے کہ
حضرت خضر مر گئے اور سب زندہ ہیں۔ پہر ان احادیث کی یون تاویل کرتے ہیں کہ
حضرت خضر دریا پر تھے نہ زمین پر یا یہ کہ تحقیق یہہ احادیث عام مخصوص ہیں۔ اور کہا
حافظ ابن حجر عسقلانی نے شرح بخاری میں کہ یہ حدیث مخصوص ہی سوای خضر کے
جیسا کہ خاص کیا گیا ہی اس حدیث سے ابلیس بالاتفاق **گیارہوان** ارشاد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی **ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء اصدق لهجة**
نہیں سایہ کیا آسمان اور نہیں اٹھائی زمین نے پسچے تر کر ازروے زبان
من ابی ذر۔ روایت کی ابن ابی شیبہ نے اس حدیث کے ابی ہریرہ اور ابی الدرداء سے
گویائی کے ابا وہ ابی ذر سے
پس اس عام سے یقیناً خاص مراد ہی اسواسطے کہ اگر عام مراد ہو تو آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام اور حضرت خضر اگر موجود ہونا ان کا مان لیا جاوی
اس عام میں شامل ہوتے ہیں اور حضرت ابی ذر کی فضیلت ان سب پر ہوجاتی ہے
بارہوین وہ اقوال ہیں کہ روایت کی ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنف میں سلسلہ
شریک ز ابی اسحق و عاصم بن حمزہ سے کہ خطبہ پڑہا امام حسن علیہ السلام نے وقت شہادت
حضرت علی علیہ السلام کے کہ تحقیق ہم لوگون مین تہا وہ شخص جو رات کو قتل کیا گیا
سبقت نہیں لیگئے اسپر اولین و آخرین علم و فضل میں جس وقت بہیجتے تہے پیغمبر
کسی لڑائی پر تو ہوتے تہے جبرئیل و میکائیل علیہما السلام اسکے داہنے و بائین طرف اور
پہرتا نہ تہا وہ شخص جب تک لڑائی فتح نہو جاتی تہی۔ پہر روایت کی ابن ابی شیبہ نے عبداللہ
ابن نمیر سے اور عبداللہ نے اسمعیل ابن ابی خالد سے اور اسمعیل نے ہبیرہ بن
مریم سے کہ فرمایا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے جس وقت تشریف لیگئے
وہ منبر پر خطبہ پڑہنے کے لیے کہا اے لوگو تحقیق جدا ہوا تم سے کل وہ شخص جس کا مثل

اولین و آخرین مین تہا۔ اور روایت کی ثنا وکیع نے اسرائیل سے اور اسرائیل نے عمرو ابن حبشی سے کہ خطبہ پڑھا امام حسن ابن علی رضی اللہ عنہما نے بعد وفات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہ تحقیق جدا ہوا تمسے کل وہ شخص جو سبقت لیگیا اولین و آخرین پر از روی علم و فضل کے۔ پس یہ جملہ اقوال حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہرچند عام ہین لیکن یقیناً مراد اون سے خاص ہی۔ اسواسطیکہ مقصود جناب امام حسن رضی اللہ عنہ کا لفظ اولین سے تفصیل حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یا ساوات آپ کی انبیاء علیہم السلام و حضرت جبرئیل و تمام ملائکہ خصوصاً جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہرگز نہین ہی اور نہ عقل اسکو قبول کرتی ہی۔ بلکہ جناب امام حسن رضی اللہ عنہ کا یہہ بہی مقصود نہین ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر تفضیل ہے بلکہ مطلب یہ ہی کہ سوای ان سب حضرات کی جناب امیر علیہ السلام کو اولین پر فضیلت و بزرگی ہی اور اس مین کوئی عاقل شک نہین کرتا ہی۔ اسیطرح حضرت عیسے علیہ السلام لفظ آخرین سے مخصوص ہین کہ ان پر بہی فضیلت جناب امیر علیہ السلام کی مقصود نہین ہی۔ یہہ سب مثالین تخصیص عقل کی ہین جن کی تصریح کی احتیاج نہین ہی اسلیئے کہ کوئی عاقل اس مین شک و شبہ نکریگا۔ اور ان سب مثالون کو عام وہی شخص تو سمجہ کریگا اور سمجہے گا جسپر جہالت و نافہمی غالب ہوگی اور طرز کلام و عبارات علما اور ان کی تحقیقات سے اسکو واقفیت نہو گی اور نہ قواعد اصول فقہ و علوم بلاغت سی اسکو آگاہی ہوگی۔ اور جو شخص ایسا ہی اسکے توہمات فاسدہ کیطرف التفات نکرنا چاہیے بلکہ اسکو مع اسکے ہذیانات کے چہوڑ دینا چاہیئے کہ مانند گدہون کے آواز کیا کرے اور اسی قبیل سے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے جسکو دو شعرون مین انہون نے ادا کیا ہے وہ فرماتے ہین اشعار ولولا الشعر بالعلماء یزری ٭ لکنت الیوم اشعر من لبید ٭ ولولا خشیتہ الرحمن ربي ٭ حسبت الناس کلہم عبیدی

اگر شعر کہنا عالم کے واسطے عیب ہوتا۔ یقیناً آج کے دن لبید شاعر سے مین افضل
وبہتر ہوتا۔ اور اگر خدا تعالی کا مجکو خوف نہوتا تو مین سب آدمیون کو جانتا کہ میرے
غلام ہین۔ کوئی عاقل کبھی توہم نہ کرے گا کہ اس قول مین بڑے بڑے مشایخ
مثل امام مالک وسفیان ومسلم بن خالد زنگی یا وہ بزرگوار جو ان کے پچھلے تھے مثل
اوزاعی وامام ابوحنیفہ تا کہ تابعین وصحابہ رضوان اللہ علیہم تا کہ انبیاء علیہم السلام
معاذ اللہ داخل وشامل ہین۔ یہ توہم کرے گا کوئی شخص مگر جاہل مطلق اور احمق
بیعقل جسکو علم سے بہرہ نہین اور جسکے قلب کو اللہ جل شانہ نے نور حکمت سے
منور نہین کیا ہی۔ اور اسیطرح اتفاق کیا ہے آدمیون نے اوپر لقب کے یعنی جسکا
جو لقب جس زمانہ مین ہے اوسی زمانہ کے لوگون پر شامل ومحدود ہی زمانہ ما قبل
وزمانۂ ما بعد کے لوگون پر شامل نہ ہوگا۔ جیسے عالم العلما وفقیہ الفقہا اُس شخص کو
جو اپنے زمانہ مین بڑا عالم اور بڑا فقیہ ہو لقب دیا جاوے تو اس زمانہ تک محدود ہے
اور اول جس شخص کو یہہ لقب دیا گیا وہ سعید بن مسیب ہین اسواسطے کہ وہ جملہ
تابعین مین زیادہ تر عالم تھے۔ اور بہ تحقیق یہ لقب دیا گیا قرن اول مین جس وقت
اکثر صحابہ جلیل وتابعین کبار زندہ موجود تھے اور کسی نے اس لقب سے انکار نہ کیا
اسی طرح امام شافعی رضی اللہ عنہ کا لقب امام الائمہ تھا کسی نے تعرض نکیا اور نہ کہا
کہ اس لقب سی اُن کی افضیلت حضرت ابوبکر وحضرت عمر وحضرت عثمان وحضرت
علی وغیرہم صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم پر ثابت ہوتی ہے۔ اسلیئے کہ سب جانتے تھے
کہ یہ لقب مخصوص بزمانہ صاحب لقب کے ہی اور ما بعد مین اسکو شمول نہین جیسے
جسکا لقب قاضی القضاۃ ہو ہر شہر وبلدہ مین اسکے حکم کی تعمیل کیجاوے گی اور
اسی سبب سے کہا جاتا ہی کہ قاضی القضاۃ کے واسطے خلافت صغری ہی۔ اور
اول یہ لقب امام ابی یوسف شاگرد امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کو دیا گیا حالانکہ

بہت سے ایمۂ ان کے زمانہ مین موجود تھے مگر کسینے انکار نکیا - بلکہ متاخرین سے بعضے
اس لقب پر توقف کیا جس کا عنقریب ذکر کیا جائیگا - اسیطرح اقضی القضاۃ کا
لقب ہی جس کسی کا ہو - اور اول اس لقب سے ابو الحسین ماوردی جو مصنف کتاب
حاوی الکبیر اور ایمۂ اصحاب ہمارے سے ہین ملقب ہوے - بعض ان کے ہمعصرون نے
اعتراض کیا کہ یہ لفظ اور لفظ قاضی القضاۃ دونون مشابہ باحکم الحاکمین ہین ہس مین
خدایتعالی شامل ہوا جاتا ہے - اسلیے کہ اسنے اپنی ذات پاک کی صفت مین یہ الفاظ ارشاد
فرماتے ہین - واللہ یقضی بالحق - وقضی ربک - وقضینا الی بنی اسرائیل
ان ربک یقضی بینہم بحکمہ - ترجمہ اور اللہ حکم کرتا ہے ساتھ حق کے - اور
حکم کیا پروردگار تیرے نے - اور حکم کیا ہمنے طرف بنی اسرائیل کے - بتحقیق رب تیرا
فیصل کرے گا ساتھ حکم اپنے کے - اور حدیث شریف مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی دعا مین یا قاضی الامور یعنے اے حکم کرنے والے کامون کے وارد ہوا ہے
اور جو عموم ان دونون لفظون مین ہے اسمین انبیاء علیہم السلام اور صحابہ رضی اللہ
عنہم اور جو قاضی مقدم ہوا ہو یا بعد ہو سب شامل و داخل ہین - پس ماوردی نے
اس معترض و منکر کے طرف کچہ التفات نہ کیا بلکہ ہمیشہ اسی لقب کو اپنی نسبت جائز کہا
اسوجہ سے کہ علماے محققین زمانہ ماوردی نے اسبات پر اتفاق کیا کہ جس وقت
ایسے الفاظ بولے جاتے ہین وہ بنا برعرف و مشہور صرف اپنے ہی زمانہ کی لوگون پر
شامل ہوتے ہین اور امام ناصر الدین بن منیر نے جو ایمۂ مالکیہ سے تھے اپنی کتاب
انتصاف مین منکرین القاب مذکورہ کی تردید کی پس معترض نے کہا کہ یہ لقب
حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اطلاق کیا گیا ہے - ناصر الدین نے جواب دیا کہ اگر
عادل تر و عالم تر قضاۃ زمانہ کے واسطے یہہ القاب کہے جائین تو کوئی حرج و مضایقہ
نہین ہے - پس اس وجہ سے کہ مخصوص ہین واسطے اسی زمانہ و مشہور کے انتہی

اسیطرح القاب وزیر الوزرا و امیر الامرا و کاف الکاف و داعی الدعاۃ و نقیب النقبا
و قائد القوا د وغیرہ زمانہ قدیم سے چلے آتے ہین کہ کسی نے اُن کے مخصوص ہونے مین
با زمانہ خود انکار نہین۔ اسلیئے کہ عقل ایسے القاب کو مخصوص سمجھتی ہے اور واسطے اہل زمانہ
کی خاص ہوتے ہین اور اہل زمانہ گزشتہ یعنی صحابہ وغیرہم کو شامل نہین ہوتے ہین۔ البتہ
شاہنشاہ کے لقب مین جو کسی بادشاہ کا ہو یا کوئی بادشاہ چاہے کہ اپنا یہہ لقب رکھے
علما نے سخت انکار کیا ہی اور ماوردی نے اُس کے حرام ہونے کا فتوی دیا ہی اسلیئے کہ
حدیث شریف مین اس لقب کی ممانعت وارد ہوی ہی سلطان شکوہ الملک ور دوسرے
اشخاص نے لقب شاہنشاہی ولقب اقضی القضاۃ جو ماوردی کا لقب تہا بہت سے مناقشہ
و جہگڑے کئے مگر ماوردی نے ادہر کچھہ التفات نکیا واللہ عالم بالصواب **فصل پنجم**
معلوم ہو کہ جو کچھہ مشائخ کرام و اولیاے عظام نے درباب مناقب و فضائل و علو مراتب
و سمو مناصب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اپنی تصانیف مین ذکر کیا ہی اُس کو ہم
یہان بیان کرتے ہین شیخ ابو السعود احمد حریمی بروایت شیخ ابو الحسن بغدادی
و شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی بروایت ابو محمد عبد اللطیف مطرز بغدادی نقل کرتے ہین
کہ کہا ان دونو بزرگون نے واللہ ما اظہر اللہ تعالی ولا یظہر الی الوجود
من الاولیاء مثل الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کانت کراماتہ
کالعقد المنضد بالجواہر یتبع بعضہا بعضًا وکان الرجل منا لو اراد ان
یعد منہا اشیاء یفعل قال ابو الحسن و ابو محمد کانا مشائخ العراق
یستعظمون قولہما ولا یظہر الا انہما لو لم یطلعا علی المستقبل لم یخبرا
عنہ قسم ہی خدا کی نہین پیدا کیا خدا ے تعالی نے اور نہ پیدا کرے گا کسیکو اولیا سے
مثل شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے کرامتین ان کے جواہر کے ہار کے مانند
مسلسل اور گوندہی ہوی تہین ایک اوپر ایک کے اور ہم مین سے بعض اشخاص

ارادہ کرتے تھے کہ اون کرامتون کو شمار کرین مگر نہین کر سکتے تھے - راوی کہتا ہے کہ ابوالحسن
وابو محمد معظم مشائخ عراق سے تھے اور اُن کے قول کی تعظیم کیجاتی تھی اور سچا سمجھا جاتا تھا
اگرچہ یہہ دونون بزرگوار احوال زمانہ آیندہ سے آگاہ ہوتے ہرگز اسبات کی خبر دیتے کہ آیندہ کسیکو
مثل شیخ رضی اللہ عنہ کے خدا تعالیٰ پیدا کریگا - امام عبداللہ یافعی قدس سرہ نے خلاصۃ
المفاخر مین اس کلام کی رد مین کہا ہے - قولهما لو لم يطلعا على المستقبل لم يخبرا عنه
ليس وافيا ولا كافيا فضلا عن ان يكون شافيا لانه ان سلم ذلك فی المستقبل
فليس يسلم فی الماضی فان جميع الامة من اهل السنة مجتمعون على تفضيل
ابی بكر رضی الله عنه على سائر الاولياء والشيعة مجتمعون على تفضيل
على رضی الله عنه وقد اطبق ائمتنا بتفضيل الصحابة رضی الله عنهم
على من بعدهم اللهم الا ان يريد بالاولياء غير الصحابة رضی الله عنهم
فلا يرد ما ذكرته ولكن اخراجهم عن الاولياء فی التسمية يوهم انهم ليسوا من
جملة الاولياء وليس كذلك بل هم اكابر الاولياء غير انهم بحسب الاصطلاح
خاصة خصوا باسم هو اخص من اسم الاولياء وهو اسم الصحابة رضی
الله عنهم انتهىٰ یہہ قول ابوالسعود کا کہ (اگر ابوالحسن وابو محمد واقف ہوتے احوال
زمانۂ آیندہ سے شیخ رضی اللہ عنہ کے حال کی خبر نہ دیتے) کافی نہین ہے - اسواسطے کہ
اگر تسلیم کیا جاوے زمانۂ آیندہ مین تو زمانۂ ماضی مین کیونکر تسلیم ہو سکتا ہے - اسلیئے
کہ تمام اہل سنت کا اجماع واتفاق ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جملہ اولیاء سے
افضل ہین - اور اگروہ شیعہ کا اتفاق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہین
اور ہمارے ایمۂ مجتہدین نے اتفاق کیا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بعد کے
لوگون سے افضل ہین - بار خدایا اگر اولیاء اللہ سے وہ لوگ مراد ہین جو صحابہ رضی اللہ
عنہم کے سوا ہین تو درست ہے مگر ان سب کا خارج کرنا اولیاء اللہ سے بوجہ نام رکھدینے

صحابیت کی یہہ بات پیدا کرتا ہی کہ وہ بزرگوار اولیاء اللہ مین معدود نہین ہین۔ حالانکہ ایسا
نہین ہے بلکہ وہ بزرگوار اکابر اولیاء اللہ ہین۔ اور نام اُن کا جو صحابہ ہی اولیاء کے
نام سے خاص ہے اور مخصوص انہین سے واسطے تو انتہی مصنف اصل رسالہ کہتے ہین
کہ امام یافعی نے اِس خواب کی ضعیف ہونے کا اشارہ بلفظ اللہم کیا ہی۔ حضرت والد
رحمۃ اللہ علیہ یعنے پدر بزرگوار صاحب رسالہ اپنی کتاب نثر الجواہر مین لکھتے ہین کہ اگر یہہ
کلام ابوالحسن و ابو محمد کا فضیلت پر محمول کیا جاے بلکہ صرف کرامتون کے ظہور پر
محمول ہو تو کوئی اشکال و اعتراض وارد نہوگا۔ مصنف اصل رسالہ فرماتے ہین کہ یہہ تاویل
مناسب مقام ہی اور سیوطی نے صاحب بہجۃ الاسرار نے اِس روایت کو مقدمۂ ذکر
کرامات مین بیان کیا اور کہا ہی کہ یہہ قول کانت کراماتہ کالعقل الی آخرہ اُسپر
دلیل ہے واللہ اعلم۔ شیخ ابو سعید قیلوی نے کہا ہی کہ بتحقیق حضرت شیخ رضی اللہ
عنہ متقدمین سے پیشی لیگئی تھے بسبب ہاتھ آنے دست آویز محکم محبوبیت کی۔ شیخ
ابو محمد شنبکی کہتے ہین کہ ہمارے شیخ ابو بکر بن ہوار استاد شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا
ذکر اور اُن کے بزرگی کا اقرار و اظہار کرکے کہتے تھے کہ عنقریب عراق مین وسط قرن
پنجم مین وہ ظاہر ہونگے اُسوقت جو مینے سنا تہا اُس سے زیادہ مجھے علم نہ تہا بعد
اسکے مجھپر اولیاء کے مقامات مکشوف ہوے پس شیخ رضی اللہ عنہ اُن کے سردارون سے
ہین اور مکشوف ہوے مجھپر مراتب اقطاب کے پس شیخ رضی اللہ عنہ اُن کے
سردارون سے ہین۔ اور مکشوف ہوے مجھپر مراتب مقربین پس شیخ رضی اللہ عنہ
اُن سب مین بزرگتر ہین۔ اور مکشوف ہوی مجھپر اطوار صاحبان کشف کے پس شیخ
رضی اللہ عنہ اُن سب مین بزرگتر ہین۔ اور خداے تعالیٰ اُن کو ایسے مظہر سے ظاہر
کرے گا جو مخصوص ہوتا ہی۔ واسطے صدیقین دانندۂ خدا کے واسطے الی آخرہ
مصنف اصل رسالہ کہتے ہین کہ شیخ ابو محمد شنبکی نے لفظ صدور کہا اور لفظ

صدر نکہا یعنے لفظ صدور سے کہ جمع ہی یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ اور بہی سر ارتہ اور مین
اور لفظ صدر سے جو واحد ہے یہہ ظاہر نہین ہوتا شیخ عزاز بطایحی کہتے ہین کہ
حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ ارباب مراتب سے ہین جو اکثر اولیاء کو نہین حاصل
ہوی شیخ منصور بطایحی کہتے تھے کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ شیخ رضی اللہ
عنہ کے طرف احتیاج لائی جائے گی اور بلند ہوگا مرتبہ اُن کا عارفون میں اور وفات
پائین گے وہ ایسے حال مین کہ اُس وقت خدائے تعالی اور حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جملہ اہل یقین سے زیادہ تر دوست ہون گے
تاج العارفین نے حضرت غوث الاعظم کے حق مین کہا ہی اے عبد القادر اب وقت
میرا ہے اور عنقریب تمہارا وقت آئیگا ہر مرغ آواز دیکر چپ ہوجاتا ہی تمہارا مرغ
قیامت تک آواز دے گا مصنف اصل رسالہ کہتے ہین کہ یہہ کلام اسبات کا
محتمل ہے کہ طریقہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کا بذریعہ اُن کے اتباع و تابعین کے
قیامت تک رہیگا ۔ اور یہہ بہی احتمال ہے کہ مدد و فیض آپ کا ہمیشہ معتقدین و مریدین کو
پہونچے یا سوا اس کے اور کوئی بات ہو اور اللہ بڑا جاننے والا ہی اسکے حقیقت کا
شیخ عدی بن مسافر نے کہا ہی کہ شیخ عبد القادر اپنے زمانہ مین تمام اولیا کو مالک اور
جملہ محبوبان خدا کے پیشوا ہین شیخ علی بن ہیتی نے کہا ہے کہ شیخ عبد القادر اپنے
وقت مین حاکم اولیا و مشائخ کے اور عالم کے بادشاہ ہین شیخ عبد الرحمن طفونجی نے
کہا ہی کہ اللہ جل جلالہ نے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کو مقدم و پیشوا کیا
اُن کے اہل زمانہ پر اور فضیلت و بزرگی عطا کی شیخ رضی اللہ عنہ کو اُن کو منازل
و مدارج پر اور قادر کیا شیخ رضی اللہ عنہ کو اُن سب کے سلب احوال پر شیخ
ابو سعید قیلوی نے کہا ہے کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ اپنے وقت مین سرا
اولیائے زمانہ کے خوشبو ہین اور قریب تر و دوست تر اللہ جل شانہ کے ہین

تمام اہل زمین سی شیخ جاگیر کے کہاہی کہ تاج العارفین ابوالوفاء رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حال
و تصریف و تمکین و وصف و مقام مین کوئی شخص مشائخ و اولیا وسے مانند شیخ محی الدین
عبدالقادر رضی اللہ عنہ دنیا مین ظاہر نہوا اور شیخ رضی اللہ عنہ سے شیخ ہیتی رحمۃ اللہ
علیہ کے طرف قطبیت منتقل ہوی اور حاصل ہوی شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو تمکین
یعنی بزرگی احوال قطبیت مین و ترقی مقامات مین اور استغراق اسکے مدارج مین اور
غلبہ اسکے جمیع اطراف پر اور جمع اسکے اسباب مین اسطرح سے کہ ان کے سوا سے نہ پایا
مشائخین مے جنکو ہم جانتے ہین شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق کہتے ہین کہ اللہ جل شانہ
نے اسوقت کسی ولی کو برگزیدہ نہین کیا کہ وہ شیخ رضی اللہ عنہ کے احوال کا شریک
ہو اور ان کے مقامات پر سیر و گذر رکہتا ہو اور اون کے اسرار کو دیکہتا ہو سوای انبیا
علیہم الصلوۃ والسلام کے شیخ سوید نجاری کہتے ہین کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
مقدم و پیشوا اپنے اہل عصر کے ہین شیخ حیات حرانی نے کہاہی شیخ عبدالقادر رضی اللہ
عنہ اپنے وقت مین عارفون کے بادشاہ ہین اور ایک روایت مین انہین سے وارد ہوا ہے
کہ شیخ رضی اللہ عنہ اولیاے مقربین کے سردار ہین شیخ ابو محمد عبدالرحیم مغربی نے
کہاہی کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ اعیان و اوتاد دنیا سے ایک ہین ان کا
مثل کوئی نہین شیخ ابو عمرو عثمان بطائحی نے کہاہی کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
بہترین اہل زمین سے ہین اپنے وقت مین۔ شیخ قضیب البان موصلی کہتے تھے
کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سردار سرداران محبان الہی و پیشواے سالکان
و امام صدیقان و حجت عارفان و صدر مقربان ہین شیخ مکارم نہر خالصی کہتے تھے
کہ مثل شیخ الاسلام شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے میرے آنکہون نے
کسیکو نہین دیکہا شیخ ابوالحسن جوسقی کہتے تہے کہ میرے کان بہرے ہوجائین
اور آنکہین اندہی ہوجائین اگر مینے کسیکو مانند شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ

کے سنا یا دیکھا ہو۔ شیخ ابو محمد طاہر محمد بن حسین انصاری خطیب نے کہا ہے کہ مین شیخ
ابو عبد اللہ محمد قریشی قدس سرہ سے پوچھا کہ آیا شیخ عبد القادر اہل زمانہ کے سردار ہین
انہون نے جواب دیا کہ ہان اولیا مین اعلے واکمل۔ اور علما مین اورع وازہد۔ اور
عارفون مین اعلم واتم۔ اور مشائخون مین بڑے بزرگ وصاحب توقیر ہین۔ شیخ
ابو الحسن علی بن حمید معروف بابن صباغ کہتے تھے کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کو
اللہ تعالی سے وہ خصوصیت ہے کہ اکثر صدیقون نے ایسی خصوصیت نہین پائی ہے۔
شیخ ابو الحسن بن وہب سنجاری کہتے ہین کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ اعیان
دافراد دنیا سے ایک ہین۔ شیخ موسی بن ماہین ردنی قدس سرہ کہا ہے کہ شیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ اس زمانہ مین بہترین آدمیون سے ہین اور ہمارے وقت مین بادشاہ
وسردار عارفون کے ہین۔ شیخ ابو النجیب عبد القادر سہروردی نے کہا ہے کہ شیخ
رضی اللہ عنہ عالم دنیا مین یکتا ہین۔ شیخ احمد رفاعی نے کہا ہے کہ کوئی شخص طاقت
نہین رکھتا ہے جو اوصاف مراتب ومناقب شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے بیان کرے
اور کون شخص ہے جو اُن کے مرتبہ کو پہونچے اسوقت اُن کی مثل کوئی نہین ہے انتہی۔
جاننا چاہئے کہ یہہ سب روایتین بہجۃ الاسرار مین مذکور ہین اور شیخ رضی اللہ عنہ کے
اہل عصر پر تقدم وتفوق کی دلالت رکہتی ہین۔ مگر بعض روایات مین ان کی بہی
بلکہ متقدمین پر مذکور ہے نہ کہ افضلیت اور فوقیت جملہ اولیاے اولین وآخرین
پر جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بارہ امامون کے سوا ہین۔ پس جملہ اولیا ہی سبق
پر شیخ رضی اللہ عنہ کو فضیلت وفوقیت دینا مخالف اقوال اہل اللہ کے ہے
واللہ اعلم۔ **فصل ششم** بہجۃ الاسرار مین شیخ ابو محمد عبد اللہ البصری سے
روایت ہے کہ شیخ موصوف نے حضرت ابو العباس خضر علیہ السلام سے شیخ عبد القادر
جیلانی رضی اللہ عنہ کا حال پوچھا خضر علیہ السلام نے کہا ہو فرد الاحباب

وقطب الاقطاب فی هذا الوقت وما اوصل اللہ ولیا الی مقام الا
وکان الشیخ عبد القادر اعلاہ ولا سقے اللہ حبیبا کاسا من حبہ الا
وکان للشیخ عبد القادر اھناہ ولا وھب اللہ لمقرب حالا الا وکان
للشیخ عبد القادر اجلہ وقد اودعہ اللہ سرا من اسرارہ سبق بہ
جمہور الاولیاء وما اتخذ اللہ ولیا کان او یکون الا وھو متادب مع اللہ
بذلک السر الی یوم القیمۃ ترجمہ وہ فرد احباب اور قطب اولیا نی وقت کی
ہین اور کسی ولی کو اللہ تعالی مقام ولایت پر فائز نہین کیا کہ شیخ عبد القادر اس سے
بزرگ و برتر نہون - اور اللہ تعالی نے کسی حبیب کو اپنا جام محبت نہین پلایا کہ شیخ
عبد القادر کو اس سے زیادہ ترسیراب نکیا ہو - اور کسی مقرب بارگاہ اپنے کو کوئی
حال نہین دیا کہ شیخ عبد القادر اس سے بزرگتر نہون - اور بتحقیق خدای تعالی نی
اپنی بھیدون سے ایسا بھید عنایت کیا کہ اس سبب سی شیخ عبد القادر جمہور اولیاء
پر سبقت و پیشی لے گئی - اور نہین لیتا ہی خداے تعالی کسی ولی کو زمانۂ گزشتہ
یا زمانہ آیندہ مین کہ وہ قیامت تک اس ولایت کی بھید مین اللہ جل شانہ کے ساتھ ادب
نکرے یعنی قیامت تک اسکو اللہ تعالی سے خلوت رہتی ہے انتہی - لفظ جمہور کے
معنے اکثر کے ہین کتاب نہایہ غریب مین کہا ہی جمہور الناس ای اکثرھم
اور قاموس مین کہا ہی جمہور الناس ای جلھم پس مراد جمہور سے اکثر اولیا
ہین نہ کہ سب اولیاے اولین و آخرین - اور جملہ ما اتخذ اللہ ولیا الخ
جو کلام حضرت خضر علیہ السلام مین واقع ہوا ہے اسکے معنے یہہ ہین کہ نہین لیا ہی
خداے تعالی نے کسی شخص کو ولی اور نہ لیگا ولی مگر وہ متادب ہو ساتھ خداے
تعالی کے اس بھید مین قیامت تک - پس مراد اس قول سے ہر وقت اور
ہر زمانہ کے قطب الاقطاب و فرد الاحباب کا حال ہی - اور موید ہمارے مطلب کا

قول قطب الوقت امام عبد اللہ یافعی کا ہی جو کتاب خلاصۃ المفاخر سے کے ۱۶ ۵ حکایت مین
بحق شیخ ابومدین مغربی قدس سرہ حضرت خضر علیہ السلام کا قول کہ ابومدین اپنے
وقت مین امام صدیقین تھے مین نقل کرکے لکھتے ہین - قلت وجمیع کلام
الخضر فیہ وقع بعد موت الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فانہ
مات سنۃ احدی وستین وخمسمائۃ وانما بنهت علی هذا لئلا
یتناقض الکلام اذ هو هنا مشعر بتفضیلہ علی جمیع اهل زمانہ وقد
علم من موضع اخر ان الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ مفضل علی
اهل زمانہ مطلقا وان الشیوخ کلهم وضعوا لہ رقابهم ومنهم الشیخ
ابومدین المذکور انتهی ترجمہ مین کہتا ہون کہ تمام کلام حضرت خضر علیہ السلام
کا بحق شیخ ابومدین مغربی قدس سرہ بعد وفات شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی ہے
جو ۵۶۱ھ مین واقع ہوی اور اسبات سے اسواسطے آگاہ کرتا ہون تاکہ کلام مین تناقض
واقع نہ ہو - کہ ایک دوسرے کا مخالف ہوجاے اسلیے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے
شیخ ابومدین کی فضیلت وبزرگی سے اُن کے اہل زمانہ پر آگاہی دی ہے اور دوسرے
مقام پر یہہ بات سمجھی جاتی ہے کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ اپنے اہل زمانہ پر مطلقا
افضل ہین اور اُس وقت کی کل اولیا نے اپنی اپنی گردنین جھکادی تھین اور اُن
مین سے ایک شیخ ابومدین موصوف بھی ہین انتہی - پس اگر حضرت خضر علیہ السلام کے
کلام مین تعمیم جائز رکھی جاے تو معارض ومخالف ہوگا - اس قول سے جو انہون نے
ابومدین قدس سرہ کی حق مین کہا ہی - اور اُس کلام سے بھی مخالف ہوتی ہے
جو انہون نے بشر حافی قدس سرہ کے حق مین کہا ہی جیسا کہ حافظ جلال الدین
سیوطی نے رسالہ الخبر الدال مین لکھا ہی اخرج القشیری فی الرسالۃ
بسندہ عن بلال الخواص قال کنت فی تیہ بنی اسرائیل فاذا رجل

بماشیئی فتعجبت فالہمت انہ الخضر فقلت لہ بحق الحق من انت قال
اخوک الخضر قلت ارید ان اسئلک قال سل قلت ماتقول فی الشافعی
قال ھو من الاوتاد قلت ماتقول فی احمد بن حنبل قال رجل صدیق
قلت ماتقول فی بشر الحافی قال لم یخلف بعدہ مثلہ امام قشیری نے
اپنے رسالہ مین بلال خواص سے روایت کی ہی کہ کہا بلال خواص نے مین بنی اسرائیل کے
جنگل مین تہا ناگاہ میرے ساتہہ ایک مرد چلتا ہوا نظر آیا اسکو دیکہکر مین متعجب ہوا
پس الہام ہوا مجکو کہ بتحقیق یہ مرد حضرت خضر ہین۔ پہر پوچہا مینے ان سے تمکو
خدا کی قسم ہی سچ بتاؤ کہ تم کون ہو۔ جواب ملا کہ مین خضر تیرا بہائی ہون۔ مین نے
کہا تمسے کچہہ پوچہنے کا ارادہ کرتا ہون۔ خضر علیہ السلام نے کہا پوچہو۔ مینے کہا کیا
کہتے ہو تم امام شافعی کے حق مین جوابدیا کہ امام شافعی اوتاد سے ہین۔ پہر مینے کہا کیا کہتے ہو تم امام احمد بن حنبل کے حق مین
جوابدیا کہ امام احمد مرد صدیق ہین پہر مینے کہا کیا کہتے ہو تم بشر حافی کے حق مین جوابدیا کہ بشر حافی نے اپنے بعد کوئی
اپنا مثل نہین چہوڑا جب انکا مثل نہین ہی تو ان سے افضل کوئی کیونکر ہوسکتا ہی
رنیز مخالفت ہوتی ہی اس قول حضرت خضر علیہ السلام سے جو سید محمد مکی قدس سرہ
نے کتاب بحر المعانی مین ان سے نقل کیا ہی کہ قسم ہے خدا کی مانند نظام الدین
بداؤنی و شیخ عبدالقادر جیلانی کوئی شخص آسمان کے نیچے نہین آیا ہے
اور نہ آئے گا انتہی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت نظام الدین اولیاء
قدس سرہ کو حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کے ساتہ درجہ مساوات مین بیان کیا ہے
اسصورت مین صاحب زبدۃ الاسرار کے استثناء جملہ وما اتخذ اللہ ولیا الی آخرہ
سے جو حضرت خضر علیہ السلام کے کلام مین واقع ہے دربارہ تفضیل و تفوق
حضرت شیخ رضی اللہ کے جملہ اولیاے اولین و آخرین پر سواے تابعین
و صحابہ کے فاسد و باطل ہے۔ اسلئے کہ یہ مفہوم و مراد اس کلام سے

ثابت نہیں ہو۔ در صورت تسلیم لازم نہیں ہے کہ علم خضر علیہ السلام جملہ محجوبین و
مستورین پر محیط ہو بالکلیہ ایسا نہیں ہے۔ جیسا کہ ابو محمد عبد ربہ البطری نے
بحضرت خضر علیہ السلام سے محجوبین کے احوال میں جو روایت کی ہے اُس سے
بخوبی یہ کیفیت علم خضر علیہ السلام کے واضح ہوتی ہے وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ
مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ترجمہ اور نہیں گھیرتے ساتھ کسی چیز کے علم اسکے سے مگر
ساتھ اُس چیز کے کہ چاہے **فصل ہفتم** اب چند اقوال بڑے بڑے اولیای
متقدمین کی نقل کیے جاتے ہیں جن سے مساوات اور برائی دوسرے اولیا کے
شیخ رضی اللہ عنہ پر صریح ظاہر ہوتی ہے۔ مولانا عبدالرحمن جامی قدس اللہ سرہ
نفحات الانس میں بیچ احوال شیخ ابو مدین مغربی قدس سرہ میں لکھتے ہیں کہ شیخ
محی الدین عربی نے فتوحات مکیہ میں کہا ہے کان شیخنا ابو مدین بالمغرب قد
ترک الحرفۃ وجلس مع اللہ تعالی علی ما یفتح اللہ وکان علی طریقۃ
عجیبۃ مع اللہ فی جلوسہ فانہ ما کان یرد شیئا یوتی الیہ بہ مثل
الامام عبد القادر الجیلی سواء غیر ان عبد القادر کان انہض فی
الظاہر لما یعطیہ الشرف انتہی۔ ہمارے شیخ ابو مدین مغربی نے حرفہ
و پیشہ چھوڑ کر فقر کی راہ اور خدا کی راہ اختیار کی اور اس میں اُن کا عجب طریقہ
خدا کے ساتھ تھا یعنے نہایت باکمال تھے اور اعلی درجہ رکھتے تھے اور مثل امام
عبد القادر جیلانی کے ہر چیز اون پر ظاہر ہوتی تھی اور اُن کے سامنے اگر
اپنی کیفیت سے نگاہ کرتے تھے مگر فرق یہہ تھا کہ شیخ عبد القادر جیلانی بسبب
شرافت کے ابو مدین سے افضل تھے انتہی۔ شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
اخبار الاخیار میں سید محمد مکی کے حال میں اُن سے نقل کی ہے کہ جس وقت
افراد کامل جو مظہر وجہ تفرد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہیں سلوک میں ترقی

کرتے ہین - حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر مرتبہ پاتے ہین
اور حضرت مرتضے علی کرم اللہ وجہہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی
روح سے مرتبہ پاتے ہین - بعدہ مشارب قلبی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سلوک مین ترقی کرتے ہین مرتبہ قطب حقیقی پر پہونچتے ہین اور مقام قطب حقیقی سے
مقام معشوقی یعنے وحدت مین پہونچتے ہین - اور اے محبوب مقام قطبیت مین
کل اولیاء سے دو شخص مقام معشوقی مین پہونچے ہین مثل اون کے دوسرا نہین پہونچا
ایک شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی دوسرے شیخ نظام الدین بداونی رضی اللہ
عنہما اندونون کو روح احمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے مشارب تھے انتہی مصنف
نقل رسالہ کہتے ہین کہ اس روایت مین دونو کا درجہ محبوبیت مساوی بیان کیا
اور ایک کو دوسرے پر فائق نکہا واللہ اعلم - قطب الوقت امام شعرانی
قدس سرہ نے کتاب لطائف المنن مین لکہا ہے وکان سیدی علی الخواص
رضی اللہ عنہ یقول کم من کامل لاتصریف لہ وکم من ناقص
بالنسبۃ الیہ یتصرف فی الوجود لیلا ونہارا فلا تظن یا اخی ان
صاحب التصریف اعلی مقاما ممن لم یتصرف قال وقد کان الشیخ محی الدین
ابن عربی رضی اللہ عنہ یقول ان الشیخ ابا السعود بن الشبلی
اعلی مقاما من شیخہ الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہم
لانہ عرض علیہ مقام التصریف فابی وقال قد ترکنا الحق تبارک
وتعالی یتصرف لنا والشیخ عبد القادر عرض علیہ مقام التصریف
فتصرف وکان الاولی لہ ان یترکہ حتی یؤمر بالتصریف فھنالک یتصرف
بامر انتہی - ترجمہ ہمارے پیشوا علی بخواص قدس سرہ کا قول ہے کہ بہت کامل
ایسے ہین کہ اُن کو اختیار و تصرف حاصل نہین ہے اور بہت ناقص بہ نسبت

اُن سکے ایسے ہین کہ رات دن تصرف کیا کرتے ہین یعنے وہ لوگ اپنی کرامات وتصرفات کو
ظاہر وآشکار کیا کرتے ہین۔ پس اسے بھائی گمان وخیال اسبات کا تکر۔ کہ صاحب
تصرف کی لیئے بزرگ وبرتر مقام ہے صاحب غیر متصرف سے۔ اور بہ تحقیق کہا
شیخ محی الدین بن عربی نے کہ شیخ ابو السعود بن شبلی کا اپنے مرشد شیخ
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہم سے اعلے وبزرگ مقام تہا اسلیئے کہ شیخ
ابو السعود کو مقام تصرف عنایت ہوا اونہون نے اوسکے قبول کرنے سے انکار
کرکے کہا کہ ہمنے اپنے کو خدا سے تعالی کی تصرف مین دیدیا ہے جیسا چاہے تصرف
کرے واسطے ہمارے۔ اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کو بھی یہی مقام تصرف کا
دیا گیا اور اونہون نے لے لیا حالانکہ اولے یہ تھا کہ وہ ترک کرتے اور دیکھتے
یہان تک کہ مامور ہوتے ساتھ تصریف وتصرف کے اور اُس وقت امر الٰہی سے
متصرف ہوتے انتہی۔ اور امام موصوف نے کتاب یواقیت والجواہر کے مبحث
پچاسویں بیان کرامات اولیا مین باب ۱۹۲ فتوحات مکیہ شیخ اکبر قدس سرہ سے
یہہ الفاظ لکھے ہین۔ وقد اعطی الشیخ ابو السعود بن الشبلی مقام
التصریف فی الوجود فترکه وقال نحن قوم ترکنا الحق تعالی یتصرف
فکان اکمل من الشیخ عبد القادر رحمه الله تلمیذه انتهی ترجمہ
بہ تحقیق مقام تصریف فی الوجود شیخ ابو السعود بن شبلی کو دیا گیا۔ پس
ترک کیا اور نہ لیا اسکو شیخ ابو السعود نے اور کہا کہ ہم وہ قوم جس نے
باختیار خدا سے تعالی اپنے کو چھوڑا ہے جیسا چاہے تصرف کرے۔ پس
اکمل تھی ابو السعود شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ سے باوجودیکہ شیخ رضی اللہ
عنہ کے شاگرد تھے انتہی۔ صاحب مصنف رسالہ کہتے ہین کہ اس
قول سے تعلّی وفوقیت شیخ ابو السعود کی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ پر

ثابت ہوتی ہے۔ وینز امام شعرانی نے لطائف المنن مین لکھا ہے ولعمری من یری
مثل سیدی محمد البکری وسیمع مایتکلم بہ من العلوم والاسرار التی
تبہر العقول مع صغر سنہ ومن لم یعتقدہ فہو محروم من مدد اہل
العصر کلہم فان سیدی محمد اہذا کسیدی عبد القادر الجیلی ف
عصرہ من حیث الناطقۃ وعلو المرتبۃ انتہی ترجمہ قسم ہے اپنے حیات کی
کس شخص نے دیکہا ہے مثل میرے پیشوا سید محمد بکری نے اور کس شخص نے سنا ہے
مثل اون کے باتون کے جو کچہ کہ باوجود کم سن ہونے کے از قسم علوم و اسرار
وہ بیان کرتے ہین جسکو سنکر اونہون کی عقل حیران ہوتی ہے اور جو شخص اونپر
اعتقاد نہ لایا تو وہ جملہ اولیا سے اہل عصر کی مدد سے محروم رہا اسواسطیکہ شیخ محمد
بکری بحیثیت ناطقہ وبیان علوم واسرار وعلو مرتبہ وشان اپنے وقت مین مانند
شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ہین انتہے۔ اور امام شعرانی اپنی تاریخ
مین مولانا شمس الدین حنفی سے نقل کرتے ہین کہ کہا شمس الدین حنفی نے وجدت
مقام سیدی ابی الحسن الشاذلی اعلی من مقام سیدی عبد القادر
الجیلانی ثم قال وسبب ذلک ان سیدی عبد القادر سئل یوما
عن شیخہ فقال اما فیما مضی فکان شیخی الشیخ حماد الدباس واما
الآن فانی استقی من بحر النبوۃ وبحر الفتوۃ یعنی بحر الفتوۃ علی ابن
ابی طالب واما سیدی ابو الحسن فقیل لہ من شیخک فقال اما فیما مضی
فکان سیدی عبد السلام بن بشیش واما الآن فانی استقی من عشرۃ
انہر خمسۃ سماویۃ وخمسۃ ارضیۃ انتہی ترجمہ پایا مین نے مقام
ومرتبہ ابو الحسن شاذلی بلند ورفیع تر مقام ومرتبہ سید عبد القادر جیلانی
رضی اللہ عنہما سے اور سبب اس کا یہہ ہے کہ ایکدن شیخ عبد القادر

رضی اللہ عنہ سے اون کے شیخ کے بارہ مین سوال کیا گیا۔ پس فرمایا کہ زمانہ گزشتہ
مین میرے شیخ حماد دباس تھے جو اپنا نظیر نہین رکھتے تھی اور اس زمانہ مین مین ہون
کہ آب دریاے نبوت و آب دریای فتوت یعنی علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے
سیراب ہوا ہون۔ اور حضرت ابو الحسن شاذلی سے لوگون نے پوچھا کہ تمہارے شیخ
کیسے تھے انہون نے جواب دیا کہ زمانہ گزشتہ مین سید عبد السلام بن مشیش تھے
جو اپنا مثل نہین رکھتے تھے اور اب مین کہ آسمان کے پانچ نہرون اور زمین کے
پانچ نہرون سے سیراب ہوا ہون انتہی۔ ملفوظات مولانا شاہ وجیہ الدین علوی
قدس سرہ مین لکھا ہے کہ مولانا موصوف فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے سلطان و شاہ مردان امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو فیض پہونچا
اور اون سے سلطان العارفین ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ علیہ کو فیض پہونچا اور
ابو یزید سے شیخ محمد غوث رحمہ اللہ علیہ کو اور شیخ محمد غوث سے مجکو فیض پہونچا اور
مافوق شیخ محمد غوث سے بایزید تک اس کمال کو کوئی نہین پہونچا ہے انتہی۔
مصنف اصل رسالہ کہتے ہین کہ مولانا شاہ وجیہ الدین باوجودیکہ طریقہ قادریہ مین
تھے لیکن دوسرون کے کمال سے نفی کرتے ہین واللہ اعلم۔ **فصل ہشتم**
پوشیدہ نرہے کہ سواے ان لوگون کی تفضیل و بزرگی کے جن کے فضائل قرآن
و حدیث سے ثابت ہوے ہین اور کسیکی تفضیل کا یقین نہین ہوتا ہے۔ پس تمام
اولیای اولین و آخرین پر شیخ رضی اللہ عنہ کی تفوق و تعلی کا یقین کیونکر کیا جاے
اسلیے کہ ہم کو اسکا علم نہین ہے۔ باقی رہی مکشوفات اولیای کرام کہ وہ ذریعہ
یقین کا ٹھہراے جاوین قطع نظر اسکے کہ وہ کشف غیر حجت ہوے یعنی کشف
و مکاشفات اولیا جو دوسرون کے لیے حجت نہین ہوتے وہ بھی اقوال بیانات
مذکورہ بالا سے معلوم ہوے کہ اون مین اختلاف ہے۔ اس صورت مین ضرور ہے

کہ جملہ بزرگواردن کے ساتھہ باادب رہنا چاہیئے اور حقیقت فضیلت کی خدا تعالیٰ پر
چھوڑ دینا چاہیئے - امام شعرانی نے لطائف المنن مین لکھا ہی عدم الجزم بتفضیل
احد من علماء العصر واولیاءه علی غیره اولی بل الواجب الادب مع
کل من اقامه الله تعالی فی رتبة من الرتب واما حقائقهم عند الله
تعالی وتفضیله تعالی لهم فلا علم لنا بذلک ولا یلزم من الافضلیة
الظاهرة الافضلیة الباطنة ومالنا من حیث انفسنا الا المحبة
للجمیع والوقوف عند ما امر الله تعالی من الطاعة لاولی الامر منا سواء
کانوا امراء او اولیاء ام لا وفی الحدیث التقوی ههنا اشار الی قلبه و
معلوم ان القلب لا علم لنا بما فیه انما ذلک خاص بالله عز وجل وفی
قوله صلی الله علیه وسلم فی حدیث اخر هلا شققت عن قلبه
کفایة فی رد علم الحقایق الی الله تعالی انتهی ترجمہ علماے زمانہ اور اولیاے
عصر کے تفضیل کا اون کے غیر پر یقین نکرنا اولے ہی - بلکہ واجب یہہ ہی کہ جس کو
اللہ تعالی نے کسی رتبہ پر فائز کیا ہی اوسکے ساتھہ باادب رہی اور اون کے حقائق
وتفضیل جو اللہ تعالی کے نزدیک ہین اون کا علم ہم کو نہین ہی - اور افضلیت
ظاہری سے افضلیت باطن لازم نہین آتی ہے - اور ہمارے واسطے یہی کافی ہی
کہ سب کے ساتھ محبت رکھین - اور اطاعت اولی الامر پر جو خدای تعالی نے
حکم کیا ہے قائم رہین خواہ وہ اولی الامر ہمارے قوم کے امرا اولیا ہون یا
نہون - اور حدیث تقوی ایسی ہی مقام کے واسطے وارد ہوئی ہی اور قلب کیطرف
اشارہ فرمایا ہی اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جو چیز قلب مین ہی اوس کا علم ہمکو نہین ہی بلکہ یہہ امر
خدا تعالی کے واسطے خاص ہے - اور دوسری حدیث جو آنحضرت صلعم نے دربارہ شقاق
قلب ارشاد فرمائی ہی وہ ہمارے واسطے کافی ہی کہ علم حقایق کو خدا تعالی پر حوالہ کرین انتہی

پس بعض جہلا نسبت خاص کرنیوالون یعنے قول حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کہ اون خاص
کرنیوالون مین ایک جماعت اہل اللہ و اولیاء اللہ کی بھی شامل ہے جو لعن وطعن کرتے
ہین یا کفر و ارتداد کی تہمت لگاتے ہین یا گالیان دیتے ہین یہہ گالیان دینے والے
لائق و مستوجب سزا ہی کے ہین اور شرع مین ان طعن کرنے والون پر کفر عائد
ہوتا ہی - حدیث شریف مین وارد ہوا ہے سباب المسلم فسوق گالی دینے والا
مسلمان کا فاسق و بدکار ہے - اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہی لیس المومن بالطعان
ولا اللعان مومن کی شان اور اس کا فعل یہہ نہین ہے کہ طعن اور لعنت کرنیوالا ہو
اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہدایت بنیاد ہی اذا قال
الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدہما یعنے جس وقت کوئے
مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو یہہ کہے کہ اے کافر پس چاہئے کہ بسبب سننے اس
کلمے کے ایکدوسرے سے پھر بیٹھے - مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے کلمات کہنے سے
پرہیز کرے اور کسی مسلمان کے نسبت الفاظ ناشایستہ زبان سے نہ نکالے -
جو کچھ ہم کو کہنا تھا وہ کہہ چکے - اور خدا ہی راہ دکھانے والا ہے اور اسکی طرف سے
ہی درستی و راستی - فقط تمام ہوا یہہ ترجمہ تاریخ چودھوین ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۶

واضح رہے کہ جس جگہہ اس رسالہ مین حضرت
شیخ رضی اللہ عنہ یا شیخ رضی اللہ عنہ
لکھا گیا اس سے حضرت محبوب سبحانی سید عبد القادر
جیلانی رضی اللہ مراد ہین اخیر مین
تاریخ اختتام اس رسالہ کی جو یہہ
عزیز و لائق بھتیجے نے شہر